الله

نماز میں خشوع

کیوں اور کیسے؟

و عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔

تالیف:

علامہ محمد صالح المنجد

ترجمہ:

ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ عزیزیہ

مرکز نداء الاسلام شیر گڑھ روڈ نزد بائی پاس رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

قد افلح المؤمنون ○ الذین ھم فی صلاتھم خشعون ○

یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے، جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

۳۳ سببا للخشوع فی الصلاۃ

نماز میں خشوع

کیوں اور کیسے؟

عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں

تالیف

علامہ محمد صالح المنجد

ترجمہ و تفہیم

ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور

www.kitabosunnat.com

مکتبہ عزیزیہ

مرکز نداء الاسلام رینالہ خورد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

خشوع کا اصطلاحی مفہوم ۶
خشوع کو پوشیدہ رکھنا ۷
خشوع کا حکم ۱۱
اسبابِ خشوع ۱۴
خشوع پیدا کرنے یا مضبوط کرنے والے کاموں کا اہتمام کرنا
(۱) نماز کی تیاری ۱۷
(۲) نماز میں اطمینان و سکون ۱۸
(۳) نماز میں موت کو یاد کرنا ۲۰
(۴) قرآنی آیات اور اذکارِ نماز پر غور و فکر اور حسب حال ان کا جواب دینا ۲۱
(۵) ہر آیت پر رُکنا ۲۸
(۶) قرآن حکیم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور آواز کو خوبصورت بنانا ۲۸
(۷) نمازی کو معلوم رہے کہ اللہ اسکی نماز کا جواب دے رہا ہے ۲۹
(۸) اوٹ کے قریب نماز پڑھنا ۳۱
(۹) دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر سینے پر باندھنا ۳۲
(۱۰) سجدہ گاہ پر نظر ٹکائے رکھنا ۳۳
نماز میں آنکھیں بند کرنا ۳۴
(۱۱) انگلی کو ہلانا ۳۶
(۱۲) قرآن حکیم کی سورتوں، آیتوں، اذکار اور دعاؤں کو ادل بدل کر پڑھنا ۳۷
(۱۳) سجدۂ تلاوت کرنا ۴۳
(۱۴) اللہ تعالیٰ سے شیطان کی پناہ مانگنا ۴۵
شیطانی وسوسے کا علاج ۴۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑮ سلف صالحین کی حالت نماز پر غور کرنا	۴۹
⑯ نماز میں خشوع کے فضائل معلوم کرنا	۵۴
⑰ دورانِ نماز دعاؤں کا اہتمام کرنا	۵۷
⑱ بعد از نماز اذکارِ مسنونہ کا اہتمام کرنا	۶۳
خشوع کو متاثر کرنے والے کاموں سے بچنا	
⑲ نمازی کو مشغول کرنے والی چیز کے پیچھے نماز پڑھنا	۶۴
⑳ نقش و نگار والے کپڑے میں نماز پڑھنا	۶۶
㉑ کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا	۶۶
㉒ بیت الخلاء کی ضرورت روک کر نماز پڑھنا	۶۷
㉓ نیند کے غلبے میں نماز پڑھنا	۶۹
㉔ گفتگو کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا	۷۰
㉕ کنکریاں سیدھی کرنے میں مصروف ہونا	۷۱
㉖ اونچی آواز سے پڑھ کر دوسروں کو پریشان کرنا	۷۳
㉗ دورانِ نماز اِدھر اُدھر نظر گھمانا	۷۴
㉘ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا	۷۶
㉙ دورانِ نماز سامنے کی طرف تھوکنا	۷۸
㉚ نماز میں جمائی لینا	۷۹
㉛ دورانِ نماز کولہے پر ہاتھ رکھنا	۸۰
㉜ دورانِ نماز کپڑا لٹکانا	۸۱
㉝ جانوروں کی مشابہت اختیار کرنا	۸۲
خشوع کا فقہی حکم	۸۴
آخری بات	۸۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الَّذِي قَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ :

﴿ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ ﴾ وَقَالَ عَنِ الصَّلاَةِ : ﴿ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلاَّ عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ ﴾ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ سَيِّدِ الْخَاشِعِيْنَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ـــــ وَبَعْدُ :

دین کے عملی ارکان میں سب سے اہم رُکن نماز ہے اور نماز میں خشوع اختیار کرنا شریعت کا حکم ہے۔ اُدھر شیطانِ لعین نے پہلے روز سے عہد کر رکھا ہے کہ بنی آدم کو گمراہ کرکے چھوڑے گا' قرآن حکیم نے شیطان کے چیلنج کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے :

﴿ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ﴾ (الاعراف : ۱۷)

"پھر میں لازماً آگے اور پیچھے' دائیں اور بائیں' ہر طرف سے ان کو گھیروں گا۔"

مختلف وسائل اور ذرائع کے ذریعے شیطان کی سب سے بڑی کوشش یہی رہی ہے کہ لوگوں کو باخشوع نماز سے دُور کر دے تاکہ لوگ ایک طرف اس عبادت کی لذت سے محروم ہو جائیں اور دوسری طرف اجر و ثواب سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ چونکہ بہت سارے لوگ شیطان کی یہ بات مان چکے ہیں' اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ سب سے پہلے زمین سے خشوع ہی کو اُٹھایا جائے گا اور ہم تو آخری زمانے میں آئے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہم پر سچا ثابت ہو رہا ہے کہ:

"سب سے پہلے دین میں خشوع رخصت ہو گا اور سب سے آخر میں نماز۔ ایسا نمازی بھی ہو گا جس میں کوئی بھلائی نظر نہ آئے گی۔ اور وہ وقت دُور نہیں کہ تم مسجد میں جاؤ اور ایک آدمی بھی خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والا نہ ملے"۔[1]

انسان خود اپنے بارے میں بھی محسوس کرتا ہے اور گرد و پیش کے لوگ بھی شکایت کرتے ہیں کہ نماز میں وسوسے بہت آتے ہیں اور خشوع کی کمی ہے' چنانچہ اس موضوع پر قلم اُٹھانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

سب سے پہلے میں اس کتابچے کے ذریعے اپنے آپ کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں اور اس کے بعد اپنے مسلمان بھائیوں کو حقیقت خشوع بتلانا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کو فائدہ مند بنا دے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ○﴾

(المؤمنون: ۱'۲)

"ایسے اہلِ ایمان یقیناً کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔"

خشوع کا اصطلاحی مفہوم

"خشوع نام ہے سکون و اطمینان اور وقار و تواضع کے ساتھ (نماز کی) ادائیگی کا' جبکہ خشوع کا سبب اللہ کا خوف اور اُس کی نگرانی کا خطرہ ہو"۔[2]

---

۱) مدارج السالکین' ۱/۵۲۱ ۲) تفسیر ابن کثیر' سورۃ المؤمنون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ ہوا کہ "خشوع ایسی کیفیت کا نام ہے کہ دل عاجزی وانکساری کے احساس کے ساتھ اللہ ربّ العالمین کے سامنے کھڑا ہو"۔[۳]

﴿ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ (البقرۃ:۲۳۸) "اللہ کے حضور عاجزی سے کھڑے رہو" کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مجاہدؒ "قنوت" کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں: "قنوت یہ ہے کہ اللہ کے خوف کی وجہ سے جسم پُرسکون ہو' دل ڈر رہا ہو' آنکھیں جھکی ہوئی ہوں اور پہلو نرم پڑ چکے ہوں"۔[۴]

اگرچہ خشوع کی اصل جگہ تو دل ہے لیکن اس کے اثرات اعضاء و جوارح پر ہوتے ہیں' کیونکہ جسمانی اعضاء دل کے تابع ہوتے ہیں۔ جب غفلت یا وسوسے کی وجہ سے دل کا خشوع ختم ہو جائے تو اعضاء و جوارح کی کیفیتِ عبادت بھی ختم ہو جاتی ہے' کیونکہ دل کی حیثیت بادشاہ کی ہے اور اعضاء لشکر کی حیثیت رکھتے ہیں' یہ دل کی بات مانتے ہیں اور اس کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں۔ جب دل احساسِ بندگی سے محروم ہو گیا تو گویا کہ بادشاہ معزول کر دیا گیا ہے' لہٰذا اس بادشاہ کی رعایا بھی ضائع ہو جائے گی۔ البتہ بناوٹی اور مصنوعی خشوع کا مظاہرہ کرنا تو سخت ناپسندیدہ ہے' کیونکہ یہ نفاق کی علامتوں میں سے ہے۔

خشوع کو پوشیدہ رکھنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: "منافقانہ خشوع سے بچ کر رہو" کسی نے دریافت کیا: "منافقانہ خشوع کیا ہوتا ہے؟" فرمایا: "جسم پر تو خشوع

---

۳) مدارج السّالکین' ۱/۵۲۰

۴) تعظیم قدر الصّلاۃ للمروزی' ۱/۱۸۸۔ تحقیق د/الفریوائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر آئے اور دل خشوع سے فارغ ہو۔"

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: "یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی اتنے خشوع کا مظاہرہ کرے جتنا کہ دل میں نہ ہو"۔ ایک صاحب علم نے کسی کو کندھے جھکائے دیکھا تو سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "اے فلاں! خشوع یہاں ہوتا ہے' نہ کہ کندھوں میں!"(۵)

امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے ایمان بھرے خشوع اور منافقانہ خشوع میں فرق ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"ایمان بھرا خشوع وہ ہے جس میں دل اللہ کے حضور ڈر رہا ہو اس کی عظمت اور جلال کی وجہ سے' وقار' ہیبت اور حیا کے ساتھ۔ چنانچہ دل خوف' شرمندگی' محبت اور حیا کے ساتھ ٹوٹا جا رہا ہو' اللہ کی نعمتیں یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کوتاہیوں کا بھی اعتراف ہو۔ نتیجتاً دل میں لازماً خشوع پیدا ہو جائے گا اور دل میں خشوع کے نتیجے میں اعضاء و جوارح پر بھی خشوع طاری ہو جائے گا۔ اس کے برعکس منافقانہ خشوع یہ ہوتا ہے کہ جسمانی اعضاء پر تو بناوٹی اور منافقانہ خشوع نظر آتا ہے مگر دل میں خشوع کی کیفیت نہیں ہوتی۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ جملہ ثابت ہے: "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ خُشُوْعِ النِّفَاقِ" (میں منافقانہ خشوع سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)۔ پوچھا گیا منافقانہ خشوع سے آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا: "یہ کہ جسم پر خشوع کی شکل نظر آئے اور دل خشوع سے خالی ہو"۔ چنانچہ صحیح معنی میں اللہ کا خشوع رکھنے والا بندہ تو وہ ہے جس کی شہوات کی آگ ٹھنڈی ہو چکی ہو' دل سے اس کا دھواں بھی بجھ چکا ہو' عظمتِ خداوندی کا نور اس کے سینے میں جگمگا اُٹھا ہو' اللہ کا خوف

---

۵) مدارج السّالکین' ۵۲۱/۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وقار اس کے سینے میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہو جس کی وجہ سے اس کی نفسیاتی خواہشات مر چکی ہوں' جسمانی اعضاء کی اکڑ نکل چکی ہو' دل وقار سے بھر گیا ہو' اللہ سے لو لگا کر اسے اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہو' جو سکون و اطمینان اللہ کی طرف سے اس پر نازل ہوا ہو اس کی چھاؤں میں وہ اللہ کو یاد رکھتا ہو اور اس حال پر راضی و خوش ہو۔ اس کیفیت کی نشانی یہ ہے کہ اللہ کے جلال و عظمت کی خاطر وہ سجدہ ریز ہوتا ہو اور اپنے آپ کو بہت حد تک جھکا کر اور کمزور سمجھ کر اللہ کے حضور سجدہ میں گرتا ہو اور اُس وقت تک سجدہ سے سر نہ اُٹھاتا ہو جب تک رب سے ملاقات کا لطف نہ لے لیتا ہو۔ ایمان بھرے خشوع کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ البتہ متکبر دل کا حال کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ متکبر اپنے تکبر اور گھمنڈ میں ہی اِتراتا رہتا ہے۔ اس کی مثال اس سخت اور ترچھی زمین کی ہے جس پر پانی نکتا ہی نہیں۔

اس کے برعکس منافقانہ خشوع میں تصنع اور دکھلاوے کے سکون کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ دل اندر سے برائی کے لئے تیار اور شہوتوں کا طلبگار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ظاہر میں خشوع نظر آتا ہے اور اندرونِ خانہ وادی کے سانپ یا جنگل کے شیر کی طرح موقع کی تاک میں ہوتا ہے کہ جونہی شکار ہاتھ لگے اس پر حملہ کر دے۔

نماز میں خشوع صرف اُس آدمی کو نصیب ہو سکتا ہے جس نے اپنے دل کو نماز کے لئے فارغ کر لیا ہو اور دوسرے سارے کام چھوڑ کر اس میں لگ گیا ہو اور ہر کام کے مقابلے میں نماز اسے عزیز تر ہو۔ صرف اسی صورت میں نماز اس کے دل کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((.... جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ))(٦)

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب آیت ۳۵ میں فرمایا کہ خشوع اختیار کرنا میرے نیک بندوں کی نشانی ہے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے مغفرت کا وعدہ اور اجرِ عظیم کی بشارت ہے۔

خشوع کے متعدد فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ نماز کی ادائیگی بندے کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ: ۴۵)

"اور (مصائب جھیلنے کے لئے) صبر اور نماز سے مدد لو۔ اور یہ یقیناً ایک کٹھن کام ہے' البتہ خشوع اختیار کرنے والوں کے لئے مشکل نہیں ہے۔"

معلوم ہوا کہ خشوع کا مقام بہت نادر ہے' کیونکہ بہت جلد یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے اور خاص طور پر اس زمانے میں خشوع عنقا ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَوَّلُ شَیْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْخُشُوْعُ' حَتّٰى لَا تَرٰى فِيْهَا خَاشِعًا))(٧)

---

٦) مسند احمد' ۱۲۸/۳۔ علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر' ح ۳۱۲۴

٧) المعجم الکبیر للطبرانی کے حوالے سے امام الہیثمی نے مجمع الزوائد ۳۲۶/۲' ح ۲۸۱۳ میں بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے۔ علامہ البانی نے صحیح الترغیب میں اسے صحیح کہا ہے' ح ۵۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اِس اُمت میں سب سے پہلے خشوع ختم ہو گا' وہ زمانہ بھی آئے گا کہ تمہیں ایک بھی خشوع والا آدمی نظر نہ آئے گا۔"

سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے: نماز کی مثال لونڈی یا باندی کی ہے جو شہنشاہوں کے شہنشاہ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ تمہارا اُس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو فالج کی ماری یا ایک آنکھ سے معذور یا بالکل اندھی یا ہاتھ یا پاؤں کٹی یا مریضہ یا بدشکل یا مُردہ لونڈی شہنشاہِ عالم کے حضور پیش کرے؟ لہٰذا ایسی لونڈی کی مانند نماز کا کیا فائدہ جسے تقربِ الٰہی کی خاطر ایک بندہ اللہ کے حضور پیش کرے؟ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس تو طیّب ہے اور وہ صرف طیّب چیز ہی قبول فرماتا ہے' اور یہ کوئی طیّب کام نہیں ہے کہ نماز تو ہو لیکن اس میں روح نہ ہو۔ اسی لئے مُردہ غلام کو آزاد کرنے کو صحیح معنی میں کسی کو آزاد کرنا نہیں کہا جا سکتا۔ (مدارج السالکین ۱/۵۲۶)

خشوع کا حکم

راجح بات یہی ہے کہ خشوع واجب ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَاسْتَعِينُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴾ (البقرۃ: ۴۵) "اور صبر و نماز کے ذریعے تم مدد طلب کرو' اور یہ نماز کی ادائیگی بھاری ہے سوائے خشوع کرنے والوں کے"۔ جو لوگ خشوع نہیں کرتے اس آیت میں ان کی مذمت ہے اور مذمت اسی وقت ہوتی ہے جب کوئی فرض یا واجب ترک کرے یا حرام کام کا ارتکاب کرے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خشوع واجب ہے۔

خشوع کے واجب ہونے کی دوسری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ○ ﴾

(الْمُؤْمِنون : ۱-۲)

"یقیناً فلاح پائی ان اہل ایمان نے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔"

آگے چل کر فرمایا :

﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ○ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○ ﴾ (المؤمنون : ۱۰-۱۱)

"یہی لوگ وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے' اس میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بتایا ہے کہ صرف ان صفات کے حامل لوگ ہی فردوس میں جائیں گے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو لوگ ان صفات کے مالک نہیں ہوں گے وہ فردوس میں نہیں جا سکیں گے۔ اور جب یہ طے ہو گیا کہ خشوع نماز میں واجب ہے اور خشوع سکون و انکساری کا نام ہے تو جس نے کوے کی طرح ٹھونگیں ماریں وہ سجدوں میں خشوع اختیار نہ کر سکا۔ اسی طرح جس نے پوری طرح رکوع سے سر نہ اُٹھایا' بلکہ سیدھا نیچے چلا گیا' اس نے بھی سکون سے کام نہیں لیا' کیونکہ سکون اطمینان ہی کا دوسرا نام ہے۔ چنانچہ جس نے اطمینان سے کام نہیں لیا اس نے سکون اختیار نہیں کیا اور جس نے پُرسکون طریقے سے کام نہیں کیا اس نے رکوع اور سجدے میں خشوع کو نہیں اپنایا' اور جس نے خشوع اختیار نہیں کیا وہ گنہگار اور نافرمان ٹھہرا۔ نماز میں خشوع کا وجوب رسول اللہ ﷺ کی تنبیہہ اور وعید سے بھی ثابت ہوتا ہے' جیسا کہ آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا حالتِ خشوع کے منافی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے والے کو وعید سنائی ہے تو معلوم ہوا کہ خشوع واجب ہے۔[۸]

خشوع کی فضیلت اور عدمِ خشوع پر وعید' دونوں صورتیں مندرجہ ذیل حدیث سے واضح ہو جاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تعالٰی' مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ' وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ' اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ))[۹]

"اللہ تعالیٰ نے (بندوں پر) پانچ نمازوں کو فرض کیا ہے' جو آدمی اچھی طرح ان نمازوں کا وضو کرے اور انہیں وقت پر پڑھے' رکوع اور خشوع کا پوری طرح خیال رکھے' اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے لیا ہے کہ اسے بخش دے گا' اور جو آدمی یہ نہ کرے اُس کا اللہ پر کوئی ذمہ نہیں' چاہے اسے بخش دے اور چاہے سزا دے۔"

خشوع کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ نے یوں بھی فرمایا :

((مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))[۱۰]

"جس کسی نے اچھی طرح سے وضو کیا' پھر دو رکعت نماز ادا کی' اپنے دل اور چہرے کو نماز پر متوجہ رکھا تو اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دیے گئے۔"

---

۸) مجموع الفتاوی ۲۲/ ۵۵۳-۵۵۸

۹) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب المحافظۃ علی وقت الصّلوات' =

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَسبابِ خشوع

(خشوع کے ذرائع)

جب ہم نے نماز میں خشوع کے اسباب جمع کرنے شروع کیے تو معلوم ہوا کہ یہ اسباب دو طرح کے ہیں:

① ایسے اسباب کا حصول جو خشوع پیدا کرتے اور اسے مضبوط بناتے ہیں۔
② ایسے اسباب سے بچنا جو خشوع کو ختم کرتے ہیں یا اسے کمزور کرتے ہیں۔

جو کام خشوع کے لئے معاون بنتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: دو قسم کے کام خشوع کے لئے معاون ہیں: (۱) خشوع پیدا کرنے والے اسباب طاقتور ہوں۔ (۲) خشوع سے دُور کرنے والے اسباب کمزور ہوں۔

① خشوع پیدا کرنے والے اسباب کا طاقتور ہونا:

خشوع پیدا کرنے والے اسباب کے طاقتور ہونے سے مراد ہے کہ بندہ جو کچھ کہہ رہا ہے اسے کوشش کرکے سمجھے، اور جو کچھ کر رہا ہے اس کی بھی اسے خبر ہو۔ قراءت، ذکر اور دُعا کے الفاظ و معانی پر غور کرے اور اس کے ذہن میں یہ

= ح ۲۲۵۔ یہ حدیث متعدد کتب حدیث میں موجود ہے۔

(۱۰) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا، ح ۱۵۸، و صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء و کماله، ح ۲۲۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات ہردم تازہ ہو کہ وہ اللہ ربُّ العالمین سے گفتگو کر رہا ہے' کیونکہ نمازی جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

"احسان" کی کیفیت رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی:

((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ یَرَاكَ)) (١١)

"تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو' اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو کم سے کم یہ خیال ضرور رہے کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔"

پھر بندہ جس قدر نماز کی لذّت کو محسوس کرلے گا تو اسی نسبت سے وہ نماز کی طرف کھنچا چلا جائے گا۔ اس بات کا دار و مدار ایمان کی طاقت پر ہے' اور ایمان کو مضبوط کرنے والے کام بہت زیادہ ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ' وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاةِ)) (١٢)

"تمہاری دنیا سے مجھے عورتیں اور خوشبو زیادہ پسندیدہ ہیں' اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔"

www.kitabosunnat.com

نیز فرمایا:

---

١١) صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب سوال جبریل النبی ﷺ' ح ٥٠' و صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان الایمان والاسلام والاحسان' ح ٩ و ١٠

١٢) مسند احمد ١٢٨/٣' ١٩٩' ٢٨٥ و سنن النسائی' کتاب عشرة النساء' باب حُبِّ النساء' ح ٣٩٣٩' والمستدرك للحاکم ١٦٠/٢۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے' صحیح الجامع ٣١٢٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ يَا بِلَالُ))(۱۳)

"اے بلال! ہمارے لئے نماز کے ذریعے راحت کا سامان کرو۔"

② خشوع کے آڑے آنے والے کاموں کو ختم کرنا:

جن غیر ضروری چیزوں کے بارے میں انسان سوچتا رہتا ہے پوری کوشش کر کے ایسی چیزوں کی یاد کو دل سے دُور کرنا۔ لہٰذا جو کام انسان کو مقصدِ نماز سے ہٹا دیتے ہیں ان پر غور کرنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں ہر انسان کا معاملہ الگ ہوتا ہے۔ کثرت سے وسوسے اسی انسان کو ہوتے ہیں جس میں شبہات کی کثرت ہو، وہ شہوات میں گھرا ہوا ہو اور اُس کا دِل ایسی محبوب چیزوں میں اَٹکا ہوا ہو جن کو پانے کے لئے دل بے چین ہو، یا دل ایسی ناپسندیدہ چیزوں میں پھنس گیا ہو جن سے جان چھڑانا ضروری ہو"۔(۱۴)

مذکورہ بالا تقسیم کی روشنی میں ہم نماز میں خشوع پیدا کرنے والے چند اسباب بیان کرتے ہیں:

---

۱۳) سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی صلاۃ العتمۃ، ح ۴۹۸۵، ۴۹۸۶

۱۴) مجموع الفتاویٰ ۲۲/۶۰۶-۶۰۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خشوع پیدا کرنے یا مضبوط کرنے والے کاموں کا اہتمام کرنا

① نماز کی تیاری:

نماز کے لئے تیاری کے ضمن میں کئی کام آتے ہیں' مثلاً :

- مؤذن کے ساتھ ساتھ کلماتِ اذان کو دہرانا۔
- اذان کے بعد کی مسنون دُعا پڑھنا' جو کہ یہ ہے :

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِى وَعَدْتَّهٗ))[۱۵]

- اذان و اقامت کے درمیان دُعا کرنا۔
- عمدہ طریقے سے وضو کرنا کہ شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھی جائے اور بعد میں مسنون اذکار پڑھے جائیں' مثلاً ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))[۱۶]

دوسری دعا یہ ہے: ((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ))[۱۷]

- مسواک کا اہتمام کرنا۔ اس طرح سے منہ صاف ستھرا ہو جائے گا' کیونکہ تھوڑی دیر بعد قرآن کریم کی تلاوت کرنی ہے۔

---

۱۵) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب الدعاء عند النداء' ح ۵۸۹

۱۶) صحیح مسلم' کتاب الطہارۃ' باب الذکر المستحب عقب الوضوء' ح ۲۳۴

۱۷) سنن الترمذی' ابواب الطہارۃ' باب ما یقال بعد الوضوء' ح ۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ((طَهِّرُوْا أَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ))[۱۸] "اپنے منہ کو قرآن کی خاطر پاکیزہ بناؤ۔"

- صاف ستھرے کپڑے پہن کر اپنی زینت کا اہتمام کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ (الاعراف: ۳۱) "اے اولادِ آدم! ہر نماز کے وقت اپنی زینت کا اہتمام کرو"۔ اور اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اس کی خاطر زینت کا اہتمام کیا جائے۔ علاوہ ازیں اچھے صاف ستھرے کپڑے پہننا ذہنی سکون کا موجب ہوتا ہے' جبکہ کام کاج یا سونے کے کپڑے الجھن پیدا کرتے ہیں۔
- لباس ساتر ہو' جگہ پاک ہو' بروقت گھر سے نکلا جائے' مسجد کی طرف آرام اور وقار سے جایا جائے' انگلیاں نہ چٹخائی جائیں اور نماز کا انتظار کیا جائے۔ یہ سارے کام نماز کی تیاری میں شامل ہیں۔
- صفیں سیدھی بنائی جائیں اور مل کر کھڑے ہوں' کیونکہ صفوں کے درمیان خالی جگہوں میں شیطان گھس آتے ہیں۔

(۲) نماز میں اطمینان و سکون:

رسول اللہ ﷺ نماز میں پُرسکون طریقے سے کھڑے ہوتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی طبعی جگہ پر آجاتی تھی[۱۹]۔ نماز میں کوتاہی کرنے والے کو بھی آپ ﷺ نے اطمینان و سکون کا حکم دیا اور فرمایا:

((لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذٰلِكَ))[۲۰] ..

۱۸ کشف الاستار ۱/۲۴۲ ح ۴۹۶۔ علامہ البانی نے حدیث کو عمدہ قرار دیا ہے سلسلة الاحاديث الصحيحة ح ۱۲۱۳۔

۱۹ سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب افتتاح الصلاة' ح ۷۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے کسی کی نماز اُس وقت تک پوری نہیں ہو گی جب تک وہ اس طرح نماز ادا نہ کرے"۔ (یعنی پر سکون اور اطمینان سے نماز ادا کرے)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلاَتِهِ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَسْرِقُ صَلاَتَهُ؟ قَالَ: ((لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلاَ سُجُودَهَا))[21]

"سب سے بڑا چور نماز کا چور ہے"۔ کسی نے پوچھا: وہ کس طرح نماز کی چوری کرتا ہے؟ فرمایا: "نہ اس کا رکوع صحیح طریقے سے کرتا ہے اور نہ سجدہ۔"

حضرت ابو عبداللہ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِيْ لاَ يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَيَنْقُرُ فِيْ سُجُوْدِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ لاَ يُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا))[22]

"جو آدمی نہ صحیح طریقے سے رکوع کرے اور سجدے میں بھی ٹھونگیں ہی مارے اس کی مثال اُس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک یا

---

(۲۰) حوالہ سابقہ' باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود' ح ۸۵۸

(۲۱) المستدرک ۲۲۹/۱ و مسند احمد ۳۱۰/۵ والاحسان ۲۰۹/۵' ح ۱۸۸۸۔ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲) صحیح ابن خزیمہ ۳۳۲/۱' ح ۶۶۵ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۵/۴' ح ۳۸۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو کھجوریں کھاتا ہے اور یہ دو کھجوریں اسے کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔"

جو آدمی اطمینان سے نماز ادا نہیں کرتا اس میں خشوع آ ہی نہیں سکتا' اس لئے کہ جلد بازی خشوع کو ختم کر دیتی ہے اور کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے تو ثواب ختم ہو جاتا ہے۔

(۳) نماز میں موت کو یاد کرنا:

اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((أُذْكُرِ الْمَوْتَ فِيْ صَلَاتِكَ ' فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ فِي صَلَاتِهِ لَحَرِيٌّ أَنْ يُحْسِنَ صَلَاتَهُ ' وَصَلِّ صَلَاةَ رَجُلٍ لَا يَظُنُّ أَنَّهُ يُصَلِّي غَيْرَهَا)) (۲۳)

"دورانِ نماز موت کو یاد رکھو' جب انسان دورانِ نماز موت کو یاد کر لے تو یقیناً وہ نماز کو عمدہ اسلوب سے ادا کرے گا۔ اور اُس آدمی کی طرح نماز پڑھو جس کو یقین نہ ہو کہ اگلی نماز پڑھ سکے گا۔"

حضرت ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ کو اسی معنی میں وصیت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((إِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ)) (۲۴)

"جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو اسے الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا کرو۔"

یعنی اس یقین کے ساتھ نماز ادا کیا کرو کہ مجھے اگلی نماز نہیں ملے گی۔ اور جب

---

۲۳) مسند الفردوس للدیلمی ۲۳۱/۱' ح ۱۷۵۵۔ علامہ البانی نے حدیث کو حسن کہا ہے۔

۲۴) مسند احمد ۴۱۲/۵ و سنن ابن ماجہ' کتاب الزھد' باب الحکمۃ' ح ۴۱۷۱۔ حدیث حسن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر نمازی کو بالآخر مرنا ہی ہے' اور یقیناً آخری نماز کا مرحلہ بھی آتا ہے' تو جو نماز وہ ادا کر رہا ہے اس میں مکمل خشوع کا اہتمام کرلے' اسے کیا خبر کہ شاید یہ اس کی آخری نماز ہی ہو۔

④ قرآنی آیات اور اذکارِ نماز پر غور و فکر اور حسب حال ان کا جواب دینا:

قرآنِ حکیم غور و فکر کے لئے نازل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ﴾ (ص : ۲۹)

"بابرکت کتاب ہم نے آپؐ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور و فکر کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔"

اور قرآن پر غور و فکر اسی وقت ہو سکے گا جب پڑھنے والے کو اس کے معانی آتے ہوں گے۔ اس کے نتیجہ میں وہ سوچ بچار کر سکے گا اور بالآخر اس سے اثر قبول کرلے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ ﴾ (الفرقان : ۷۳)

"اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی آیات یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ اس پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گر پڑتے۔"

اس موقع پر تفسیر [۲۵] کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ امام ابن جریر طبریؒ کہتے

(۲۵) قرآن حکیم کو باترجمہ پڑھنا خاصا مفید ہے' لیکن اگر کسی مستند تفسیر کی روشنی میں پڑھا جائے تو فائدہ دوچند ہو جاتا ہے۔ اس دور میں احسن البیان جیسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ "مجھے اس آدمی کے بارے میں بڑی حیرانی ہوتی ہے جو بلا سمجھے قرآن پڑھتا ہے' آخر اسے قرآن کی لذّت کیسے ملتی ہوگی؟" (۲۶)

آیاتِ قرآنیہ کو بار بار دہراتا اور معنی پر بار بار غور کرنا تدبّر کے لئے بہت زیادہ معاون ثابت ہوتا ہے' اور یہ نبی اکرم ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ ایک رات (نمازِ تہجد کے لئے) کھڑے ہوئے اور صبح تک ایک ہی آیت کو دہراتے رہے۔ وہ آیت یہ تھی :

﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝ ﴾ (۲۷) (المائدة : ۱۱۸)

"(اے اللہ!) اگر آپ انہیں عذاب دیں تو بھی یہ آپ کے بندے ہیں' اور اگر آپ انہیں معاف کر دیں تو یقیناً آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔"

اسی طرح جو دوسری چیز تدبرِ آیات کے لئے معاون ہوتی ہے وہ ہے حسبِ حال اثر قبول کرتے ہوئے آیات کا جواب دینا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ الفاظ کو لمبا کر کے پڑھ رہے تھے۔ جب تسبیح والی آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ تسبیح کرتے اور جب سوال کے قابل آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ سوال کرتے اور جب تعوذ کے قابل آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ اللہ سے پناہ کی درخواست کرتے"۔ (۲۸)

---

۲۶) مقدمہ تفسیر الطبری از محمود شاکر ۱/۱۰۔

۲۷) صحیح ابن خزیمہ ۱/۲۷۱ ومسند احمد ۵/۱۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی تو جب رحمت پر مشتمل آیت سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے رحمت کا سوال کیا' جب عذاب والی آیت سے گزر ہوا تو اللہ سے پناہ کی درخواست کی' اور جب ایسی آیت آئی جس میں اللہ کی عظمت بیان ہوئی ہے تو تسبیح بیان کی"۔ (۲۹) یہ اندازِ قیام و قراءت تہجد کی نماز میں بیان ہوا ہے۔

حضرت قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ جو مشہور صحابی ہیں' ساری رات ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ہی پڑھتے رہے' مزید کچھ نہیں پڑھا۔ (۳۰)

جناب سعید بن عبید الطائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ رمضان میں امامت کروا رہے تھے' میں نے سنا کہ وہ بار بار صرف یہی آیت دہرا رہے تھے:

﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ○ فِي الْحَمِيْمِ ۥ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ○﴾

(المؤمن/غافر: ۷۰-۷۲)

"عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔ جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں' جن سے پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف کھینچے جائیں گے اور پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔"

---

۲۸) صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل' ح ۷۷۲

۲۹) تعظیم قدر الصلاۃ ۱/۳۲۷

۳۰) مسند احمد ۳/۴۳ و صحیح البخاری' کتاب فضائل القرآن' باب فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ح ۴۷۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جناب القاسم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نماز میں کھڑے ہوئے اور بیس سے زیادہ مرتبہ ایک ہی آیت دہراتے رہے:

﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ: ۲۸۱)

"اُس دن (کی رسوائی و مصیبت) سے بچو جبکہ تم اللہ کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے' پھر وہاں ہر شخص کو اُس کی کمائی (ہوئی نیکی یا بدی) کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہو گا۔"

ابو عبداللہ القیسی بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم نے حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس قیام کیا تو آپ تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور فجر کی اذان تک ایک ہی آیت دہراتے رہے:

﴿ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ ﴾ (ابراھیم: ۳۴)

"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔"

ہم نے صبح کو آپ سے دریافت کیا: اے ابو سعید! (حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی کنیت ہے) ساری رات آپ ایک ہی آیت پڑھتے رہے' آخر کیا ماجرا ہے؟ فرمایا: "اس میں عبرت کا سامان ہے۔ ایک دفعہ آنکھ بند کرنے اور ایک دفعہ کھولنے میں بھی نعمت ہے' اور جن نعمتوں کو ہم پہچانتے ہی نہیں ان کی تعداد کہیں زیادہ ہے"۔ (۳۱)

جناب ہارون بن رباب الاُسیدی رحمہ اللہ رات کو تہجد کے لئے کھڑے ہوتے اور کبھی کبھی یہی آیت صبح تک دہراتے رہتے اور روتے رہتے:

﴿ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ

---

۳۱) التذکار للقرطبی' ص ۱۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ○﴾ (الانعام:۲۷)

"اُس وقت وہ کہیں گے: کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوں۔"

قرآن حکیم کو زیادہ سے زیادہ زبانی یاد کرنا اور اسی طرح مختلف قسم کے اذکار جو نماز کے مختلف حصوں میں پڑھے جاتے ہیں ان کو یاد کرنا' تدبر کے لئے معاون ثابت ہوتا ہے' تاکہ آدمی مختلف اوقات میں ان کو پڑھتا رہے' انہیں یاد رکھے اور ان میں غور کرتا رہے۔ تدبرو تفکر' بار بار دہرانا اور آیات کا جواب دینا بلاشبہ خشوع کو زیادہ کرنے میں عظیم کردار رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا○﴾ (الاسراء:۱۰۹)

"اور وہ روتے ہوئے منہ کے بل گر جاتے ہیں اور اِس (قرآن) کو سن کر ان کا خشوع اور بڑھ جاتا ہے۔"

ایک انتہائی پُر تاثیر واقعہ ہے جس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود قرآنی آیات پر کس قدر غور فرماتے تھے اور آپؐ پر خشوع کی کیفیت کس انداز سے طاری ہوتی تھی۔ حضرت عطاء بن رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب عبید بن عمیر نے درخواست کی کہ رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے ہمیں کوئی ایسا واقعہ بتائیں جو آپ کو سب سے زیادہ بھلا لگا ہو۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ایک رات رسول اللہ ﷺ تہجد کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

"اے عائشہ! آج مجھے اپنے رب کی عبادت کرنے دو"۔ میں نے کہا: "اللہ کی قسم! مجھے آپؐ کا قرب پسند ہے اور جو چیز آپؐ کو خوش کرے وہ بھی پسند ہے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور وضو فرمایا' پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپؐ مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ آپؐ کی داڑھی گیلی ہو گئی' پھر آپؐ روتے رہے یہاں تک کہ قمیص کا اگلا حصہ گیلا ہو گیا اور پھر روتے رہے حتیٰ کہ زمین بھی نمدار ہو گئی۔ اس دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپؐ کو نماز کا کہنے آ گئے۔ دیکھا کہ آپؐ رو رہے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپؐ رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَ آيَاتٌ ' وَيْلٌ لِمَنْ قَرَءَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ مَا فِيهَا: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ...))(۳۲)

"کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر کچھ آیات نازل ہوئی ہیں۔ اُس آدمی کی تباہی و بربادی ہے جو ان کو پڑھے اور ان میں غور نہ کرے اور یہ آیات ہیں ﴿ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ ﴾ (آل عمران: ۱۹۰) "زمین و آسمان کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں ہوش مند لوگوں کے لئے بہت سی

---

۳۲) صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۸۶/۲ ح ۶۲۰۔ شعیب الارناووط اور علامہ البانی نے حدیث کو سلسلۃ الاحادیث' ح ۶۸ میں قوی اور جید قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نشانیاں ہیں۔"

سورۃ الفاتحہ کے بعد آمین کہنا بھی آیات کے جواب میں شامل ہے اور اس کا بہت بڑا اجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))(۳۳)

"جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' کیونکہ جس آدمی کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

اسی طرح جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو مقتدی "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہے' اس کا بھی بڑا اجر ہے۔ حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپؐ نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کہا: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ"۔ ایک آدمی نے پیچھے سے جواب میں کہا: "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ"۔ آپؐ نے نماز سے فراغت کے بعد دریافت کیا: "کس نے جواب دیا تھا؟" ایک آدمی نے کہا "میں نے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ))(۳۴)

---

(۳۳) صحیح البخاری' کتاب صفۃ الصلاۃ' باب جھر الامام بالتامین' ح ۷۴۷ و صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب التسمیع والتحمید والتامین' ح ۴۱۰

(۳۴) صحیح البخاری' کتاب صفۃ الصلاۃ' باب فضل اللّٰھم ربنا ولک الحمد' ح ۷۶۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مَیں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا' ہر ایک اس جواب کو پہلے لکھنے کے لئے لپک رہا تھا"۔

⑤ ہر آیت پر رُکنا:

یہ اسلوب معنی کو سمجھنے اور غور کرنے کے لئے بہت زیادہ مفید ہے اور یہی رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر رُک جاتے' پھر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○﴾ پڑھ کر رُک جاتے' پھر ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○﴾ پڑھتے۔ اسی طرح ہر آیت پر رُکتے جاتے"۔ (۳۵)

آیات پر رُکنا سنّتِ نبویؐ ہے' چاہے اس آیت کا معنوی تعلق اگلی آیت سے باقی ہو۔

⑥ قرآن حکیم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور آواز کو خوبصورت بنانا:

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ○﴾ (المزّمل : ۴) "اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو"۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک ایک حرف کو بنا سنوار کر پڑھتے تھے (۳۶) اور آپ ﷺ ایک سورت اس ترتیل کے ساتھ پڑھتے کہ وہ اپنے حجم سے بڑی سورت سے بھی بڑی محسوس ہوتی (۳۷)۔

---

(۳۵) سنن النسائی' ابواب القراءات' ح ۳۱۰۷ وسنن ابی داؤد' کتاب القراءات' ح ۴۰۰۱۔ حدیث صحیح ہے۔

(۳۶) مسند احمد ۶/۲۹۴ وسنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' ح ۱۴۶۶ وسنن النسائی ۲/۵۳۳' ح ۱۰۲۱

(۳۷) صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب جواز النافلۃ قائما وقاعدا' ح ۷۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلدی جلدی پڑھنے کے مقابلے میں آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے میں غور و فکر اور خشوع کا زیادہ موقع مل جاتا ہے۔

اچھی اور خوبصورت آواز کے ساتھ تلاوت بھی خشوع کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا :

((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا))(۳۸)

"قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھا کرو، کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اور اضافہ کر دیتی ہے۔"

اچھی آواز میں پڑھنے سے مراد قرآن کو غیر ضروری لمبا کر کے پڑھنا نہیں ہے اور نہ ہی گانے والوں کے انداز میں پڑھنا مراد ہے، بلکہ اللہ کے خوف کے ساتھ ساتھ آواز میں خوبی پیدا کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَءُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ))(۳۹)

"سب سے اچھا قرآن وہ آدمی پڑھتا ہے جس کو تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تم کو یقین ہو کہ یہ آدمی اللہ سے ڈر رہا ہے۔"

⑦ نمازی کو معلوم رہے کہ اللہ اسکی نماز کا جواب دے رہا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز

---

۳۸) المستدرك للحاكم ۱/۵۷۵ و سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب ۳۵۵، ح ۱۴۶۸

۳۹) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب في حسن الصوت بالقرآن، ح ۱۳۳۹۔ حدیث صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر رکھا ہے اور میرے بندے کا ہے جو وہ مانگ لے۔ پس جب بندہ کہتا ہے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ○ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری تعریف کی ہے"۔ اور جب بندہ ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ ○ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری ثناء بیان کی ہے"۔ اور جب بندہ ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ ○ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے"۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ ○ اللہ تعالیٰ کہتا ہے "یہ میرے اور بندے کے درمیان ہے' اور میرے بندے نے جو مانگ لیا وہ اُس کا ہے"۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۥ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ ﴾ اللہ تعالیٰ کہتا ہے "یہ میرے بندے کا حق ہے اور جو میرے بندے نے مانگ لیا وہ اس کا ہوا"۔ (۴۰) www.kitabosunnat.com

یہ حدیث بہت عظیم ہے۔ اگر ہر نمازی کے دھیان میں رہے تو اس میں خود بخود ہی بے انتہا خشوع پیدا ہو جائے اور اس پر سورۃ الفاتحہ کا عظیم اثر مرتّب ہو۔ اس طرح اُس کو احساس ہو جائے گا کہ اس کا رب اس سے گفتگو کر رہا ہے اور اس کی مُرادیں پوری کر رہا ہے[1] لہٰذا نمازی کو اس گفتگو کی قدر کرنی چاہیئے اور اس کو احترام دینا چاہیئے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

(۴۰) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب وجوب قراءۃ الفاتحہ' ح ۳۹۵

[1] گویا بقول علامہ اقبال ؎

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
اُٹھتے ہیں حجاب آخر' کرتے ہیں خطاب آخر!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جب تم میں سے کوئی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو درحقیقت وہ اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے۔ اسے خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کس انداز سے باتیں کر رہا ہے"۔ (۴۱)

⑧ اوٹ کے قریب نماز پڑھنا:

نماز میں جن کاموں کے ذریعے خشوع حاصل ہوتا ہے ان میں سے ایک سُترے (اوٹ) کا اہتمام کرنا اور اس کے قریب ہو کر نماز پڑھنا ہے۔ اس سے نمازی کی نگاہ محدود علاقے میں رہتی ہے' وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور لوگ بھی اس کے سامنے سے نہیں گزرتے' کیونکہ لوگوں کا سامنے سے گزرنا نمازی کو ذہنی طور پر پریشان کرتا ہے۔ اس طرح اجر کم ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((إِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلٰی سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا)) (۴۲)

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سامنے سُترہ (اوٹ) رکھ لے اور اس کے قریب ہو کر کھڑا ہو۔"

سُترے کے قریب کھڑے ہونے کا بہت فائدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((إِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ إِلٰی سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا' لَا يَقْطَعْ الشَّيطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ)) (۴۳)

"جب تم میں سے کوئی نماز میں سُترہ بنائے تو اس کے قریب کھڑے

---

۴۱) المستدرک للحاکم ۱/۲۳۶۔ اور حدیث صحیح ہے۔

۴۲) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الدنو من السترۃ' ح ۶۹۵

۴۳) حوالہ سابقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ اس طرح شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکتا۔"

سُترے اور نمازی کے درمیان تین ہاتھ (ساڑھے چار فٹ) کا فاصلہ ہونا چاہیئے' سجدہ گاہ اور سُترے کے درمیان اتنی جگہ ہو کہ بکری گزر سکے۔ یہ باتیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ (۴۴)

رسول اللہ ﷺ نے نمازی کو تاکید کی ہے کہ کسی کو اپنے اور سُترے کے درمیان سے نہ گزرنے دے۔ فرمایا :

((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ ' فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينُ)) (۴۵)

"جب تم میں سے کوئی نماز ادا کر رہا ہو تو کسی کو سامنے سے نہ گزرنے دے' جس حد تک ہو سکتا ہو گزرنے والے کو روکے' اور اگر وہ زبردستی کرے تو اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ گزرنے والے کے ساتھ شیطان ہے۔"

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "سُترے کی حکمت یہ ہے کہ نظر اس کے پار جانے سے رک جاتی ہے اور قریب سے گزرنے والا بھی رُک جاتا ہے" (۴۶) اور سُترہ شیطان کو بھی روکتا ہے جس کے گزرنے سے نماز ضائع ہو جاتی ہے۔

⑨ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر سینے پر باندھنا:

رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دائیں ہاتھ کو بائیں

---

۴۴) صحیح البخاری' کتاب سُترۃ المُصلّی' باب قدر کم ینبغی ان تکون بین المُصلی والسُّترۃ' ح ۴۷۴ وفتح الباری ۱/۶۸۴ ط الریان

۴۵) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' منع المار بین یدی المصلی' ح ۵۰۵

۴۶) شرح صحیح مسلم ۴/۲۱۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ پر رکھتے (۴۷) اور ان دونوں کو سینے پر رکھتے (۴۸)۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہم انبیاء کی جماعت کو حکم ملا ہے کہ ہم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر رکھیں"۔ (۴۹)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ نماز میں قیام کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کا کیا فائدہ ہے؟ آپؒ نے جواب دیا کہ غالب و عزیز ذات کے سامنے یہ عاجزی کی شکل ہے (۵۰)۔ امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ علماء نے بتایا ہے کہ نماز میں اس ہیئت میں کھڑے ہونے کی حکمت یہ ہے کہ:

۱) یہ ایک بے بس سوالی کا سا انداز ہے۔
۲) اس طرح کھڑے ہونا بے کار اور فضول کاموں سے روک دیتا ہے۔
۳) اور یہ خشوع کے قریب تر شکل ہے۔ (۵۱)

(۱۰) سجدہ گاہ پر نظر ٹکائے رکھنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں

---

۴۷) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری' ح ۴۰۱

۴۸) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب وضع الیمنی علی الیسریٰ فی الصلاۃ' ح ۷۵۹۔ حدیث صحیح ہے۔

۴۹) المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۵۰' ح ۱۱۴۸۵۔ علامہ الہیثمی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ مجمع الزوائد ۳/۱۵۵' ح ۲۸۸۰

۵۰) الخشوع فی الصلاۃ لابن رجب' ص ۲۳

۵۱) فتح الباری ۲/۲۶۴ط الریان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوتے تو سر کو جھکا لیتے اور اپنی نگاہ کو زمین پر ٹکا دیتے (۵۲)۔ اور جب آپ ﷺ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو آپؐ نے نکلنے تک اپنی نگاہ کو سجدے کی جگہ سے نہیں ہٹایا (۵۳)۔ البتہ نمازی جب تشہد کے لئے بیٹھے تو جس انگلی کو ہلا کر اشارہ کر رہا ہو اس کی طرف دیکھتا رہے۔ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ "جب آپؐ تشہد کے لئے بیٹھتے تو انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرتے اور اپنی نگاہ کو اُسی پر جمائے رکھتے"۔ (۵۴)

دوسری روایت میں ہے: "آپ ﷺ نے شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا اور اپنی نگاہ کو اشارے پر ٹکائے رکھا"۔ (۵۵)

نماز میں آنکھیں بند کرنا:

بعض نمازیوں کے ذہن میں یہ سوال گردش کرتا رہتا ہے کہ دورانِ نماز آنکھیں بند کرنے کا کیا حکم ہے؟ بالخصوص جبکہ نمازی اس طرح اضافی خشوع محسوس کرتا ہو۔

جواب: یہ کام رسول اللہ ﷺ کی سُنّت کے خلاف ہے اور یہ بات قریب میں گزر چکی ہے۔ دورانِ نماز آنکھیں بند کرنے کا ایک نقصان تو یہ ہے کہ

---

۵۲) المستدرك للحاكم ۴۷۹/۱۔ علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ صفة الصلاة ' ص ۸۹

۵۳) حوالہ سابقہ۔ علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ارواء الغلیل ۷۳/۲

۵۴) صحیح ابن خزیمہ ۳۵۵/۱ ' ح ۷۱۹ وصفة صلاة النبی للالبانی ص ۱۸۵

۵۵) مسند احمد ۳/۴ وسنن ابی داؤد ' کتاب الصلاة ' باب الارشارة فی التشهد ' ح ۹۹۰۔ علامہ البانی نے حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سجدے والی جگہ پر نظر نکانے والی سُنّت رہ جاتی ہے اور تشہد میں شہادت کی انگلی کی طرف دیکھنے کی سُنّت بھی چھوٹ جاتی ہے۔ اس کے باوجود مسئلے کو تفصیل سے سمجھنا ضروری ہے۔ امام ابنِ قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلے کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"دورانِ نماز آنکھیں بند کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت و ہدایت کا حصّہ نہیں ہے۔ اور یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ آپؐ تشہد میں اپنی نگاہ کو شہادت والی انگلی پر جمائے رکھتے اور آپؐ کی نگاہ انگلی سے آگے نہ بڑھتی۔

دورانِ نماز آنکھیں کھلی رکھنے کے متعدد دلائل ہیں، مثلاً:

نمازِ کسوف کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے انگور دیکھے تو انہیں لینے کے لئے ہاتھوں کو بڑھایا۔ اسی طرح آپؐ نے آگ دیکھی، بلی کو باندھنے والی عورت دیکھی اور وہ آدمی دیکھا جو اپنی کھونڈی (۵۶) سے حاجیوں کا مال اُچک لیتا تھا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جانور کو بھی روک دیا جو آپؐ کے سامنے سے گزرنا چاہتا تھا اور ایک لڑکے کے علاوہ ایک لڑکی کو بھی آپؐ نے منع کر کے دوسری لڑکیوں میں بٹھا دیا۔ دورانِ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرنے والے کو بھی ہاتھ سے اشارہ کر کے جواب دیا۔ اس طرح کی متعدد احادیث موجود ہیں۔ ایک حدیث میں تذکرہ ہے کہ (نماز کے دوران) شیطان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گیا تو آپؐ نے اسے پکڑ کر اس کا گلا دبا دیا اور آپؐ نے اسے کھلی آنکھ سے دیکھا تھا۔ مذکورہ بالا احادیث اور ان کے علاوہ دوسری احادیث سے بھی یہ یقینی علم ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں آنکھیں بند

---

۵۶) وہ لمبی چھڑی جسے بعض لوگ ضرورتاً یا عادتاً ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ اس کا ایک کنارہ کافی حد تک گولائی میں مڑا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے تھے۔

البتہ آنکھیں بند کر کے نماز کے مکروہ ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ نے اسے مکروہ کہا ہے' انہوں نے کہا کہ دورانِ نماز آنکھیں بند کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے آنکھیں بند کرنے کو مباح قرار دیا ہے اور مکروہ نہیں کہا۔

صحیح رائے یہ ہے کہ اگر آنکھیں کھول کر نماز پڑھنے سے خشوع میں خلل نہ پڑتا ہو تو آنکھیں کھولنا افضل ہے۔ اور اگر آنکھیں کھولنے سے خشوع ختم ہو جاتا ہو' یا اس میں کمی آجاتی ہو تو آنکھیں بند کرنا افضل ہے' مثلاً سامنے بیل بوٹے بنے ہوں یا کچھ اس طرح کے نقش و نگار کیے گئے ہوں جن کی وجہ سے دل اس طرف متوجہ ہوتا ہو۔ اگر اصولِ شریعت اور مقاصد کو سامنے رکھا جائے تو کراہت کی بجائے ان حالات میں آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

لہٰذا اصول یہ طے پایا کہ آنکھیں کھول کر نماز پڑھنا اصل سُنّت ہے' ہاں اگر کسی وجہ سے خشوع میں فرق آرہا ہو تو آنکھیں بند کرنے کی بھی اجازت ہے۔

(۱۱) انگلی کو ہلانا:

اس معاملے میں اکثر نمازی سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں اس کے عظیم فائدے کی خبر نہیں اور نہ ہی انہیں یہ خبر ہے کہ اس کام کا خشوع پر کیا اثر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ)) (۵۷) "اس طرح انگلی ہلانا شیطان پر لوہے سے زیادہ شدید اور

۵۷) مسند احمد ۲/۱۱۹۔ حدیث حسن ہے۔ ملاحظہ ہو الفتح الربانی ۴/۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناگوار ہے"۔ کیونکہ اس طرح انگلی ہلانا بندے کو اللہ تعالیٰ کی توحید کا سبق دیتا ہے اور اشارہ کرتا ہے کہ عبادت خالص اللہ کے لئے ہے' لہٰذا شیطان اسے انتہائی ناپسند کرتا ہے۔

اسی عظیم فائدے کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو اس کی تاکید کرتے تھے اور خود اس کا اہتمام کرتے تھے۔ جن کاموں کو لوگوں نے اس دور میں کم اہم یا مہمل سمجھ رکھا ہے ایسے کاموں کو صحابہ" بڑے التزام کے ساتھ کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات میں اس طرح کے واقعات بھی موجود ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے وعدہ لیتے تھے کہ اس کام میں سستی نہ ہو۔ شہادت کی انگلی ہلانے کے بارے میں سنت یہ ہے کہ جب تک نمازی تشہد کی حالت میں بیٹھا رہے' انگلی اٹھی رہے' حرکت کرتی رہے اور قبلہ کی طرف اشارہ کرتی رہے۔

(۱۲) قرآن حکیم کی سورتوں' آیتوں' اذکار اور دعاؤں کو ادل بدل کر پڑھنا:

اس طرح نمازی کو روزانہ نئے معانی کا احساس ہوتا ہے اور آیات و اذکار میں مذکور مختلف مضامین کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن جس کو چند ایک سورتیں اور

= بعض لوگ انگلی ہلانے کو مہمل عمل سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صحیح و ثابت سنت کا حصہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندگی بھر کا عمل اس کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ احناف کے نزدیک انگلی کو اٹھانا اور ہلانا مسلسل نہیں بلکہ شہادت کے وقت ایک مرتبہ ہے۔ اس کا ثبوت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو نہیں ہے' کسی صحابی یا غیر صحابی کا عمل ہو تو اسے سنت رسول کے مقابلے میں لانا خاصی بڑی جرأت کی بات ہے' لہٰذا مسنون یہی ہے کہ دوران تشہد مسلسل انگلی کو قبلہ رخ حرکت میں رکھا جائے۔ مزید تفصیل و دلیل کے لئے صفۃ صلاۃ النبی ص ۱۵۸' تالیف علامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(ابو عبدالرحمٰن غفر اللہ لہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخصوص دعائیں یاد ہوں وہ اس لذت سے محروم رہتا ہے۔ آیات واذکار کو ادل بدل کر پڑھنا سنت کا حصہ ہے اور اس طرح خشوع میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

جب نماز میں تلاوت اور ذکر کے معاملے میں ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر غور کریں تو ہمیں اس طرح کا تنوع نظر آتا ہے کہ نماز کی ابتداء میں "دعائے استفتاح" مندرجہ ذیل شکلوں میں ملتی ہے:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ' اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ' اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ))(۵۸)

دوسری دعاءِ استفتاح اس طرح ہے:

((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ' اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ' لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ))(۵۹)

تیسری دعا کے الفاظ یوں ثابت ہیں:

---

۵۸) صحیح البخاری ' کتاب صفة الصلاة ' باب مایقول بعد التکبیر ح ۷۱۱۔ وصحیح مسلم ' کتاب المساجد ومواضع الصلاة ' باب مایقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة ح ۵۹۸

۵۹) صحیح مسلم ' کتاب صلاة المسافرین وقصرها ' باب الدعاء فی صلاة اللیل ح ۷۷۱ ' وصحیح ابن حبان ۵/۷۹ ح ۱۷۷۱ ' ۱۷۷۲ ' ۱۷۷۳ ' ۱۷۷۴ وسنن ابی داؤد ' کتاب الدعوات ' باب ما تستفتح به الصلاة من ح ۷۶۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ))(٦٠)

ان کے علاوہ بھی دعائیں اور اذکار ثابت ہیں۔ نمازی کو چاہئے کبھی پہلی دعا پڑھ لے' کبھی دوسری اور کبھی تیسری۔ اس طرح ان سب کو ادل بدل کر پڑھتا رہے۔

نمازِ فجر میں رسول اللہ ﷺ "طوالِ مفصّل" سورتیں پڑھا کرتے تھے' مثلاً سورۃ الواقعہ' سورۃ الطُّور' سورۂ ق۔ ان کے علاوہ سورۃ الروم' سورۂ یٰسین' سورۃ الصافات' سورۃ الجمعہ' سورۃ السجدہ اور سورۃ الدہر بھی ثابت ہیں۔ البتہ کبھی کبھی نسبتاً چھوٹی سورتیں پڑھ لیتے تھے' مثلاً سورۃ التکویر' سورۃ الزلزال' المعوّذتین (آخری دونوں "قل")

نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت میں آپ ﷺ تیس تیس آیتیں پڑھتے تھے۔ اس طرح سورۃ الطارق' سورۃ البروج اور سورۃ اللیل بھی ثابت ہیں۔

نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں پندرہ پندرہ آیتیں ثابت ہیں۔ علاوہ ازیں سورۃ البروج' سورۃ الطارق اور سورۃ اللیل بھی ثابت ہیں۔

نمازِ مغرب میں بالعموم "قصارِ مفصّل" (چھوٹی سورتیں) پڑھتے' مثلاً سورۃ التین یا اس سے ملتی جلتی' البتہ کبھی کبھی سورۂ محمد' سورۃ المرسلات اور سورۃ الطُّور بھی پڑھی ہیں۔

---

٦٠) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب من رأی الاستفتاح بسبحانك ح ٧٧٥ و ٧٧٦ والمستدرك للحاكم ١/٢٣٥ و سنن الترمذی ٢٠٠ ح ٢٤٢/٢٤٣ و سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاة' باب افتتاح الصلاة ح ٨٠٤' ٨٠٦۔ حدیث صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز عشاء میں "اوساطِ مفصّل" (درمیانی سورتیں) پڑھتے، مثلاً سورة الشمس اور سورة الانشقاق وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ نماز عشاء میں سورة الاعلیٰ، سورة القلم اور سورة اللیل سے بڑی سورتیں نہ پڑھیں۔

البتہ نمازِ تہجد میں آپ ﷺ خوب لمبی لمبی قراءت فرماتے۔ کبھی ایک رکعت میں دو سو آیات پڑھتے، کبھی سو آیات پڑھتے اور کبھی پچاس پر اکتفا کرتے۔

<u>رکوع کی دعائیں:</u> رکوع کی دعائیں مختلف الفاظ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں، مثلاً:

۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

۲) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

۳) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ

۴) اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

<u>قومہ کی دعائیں:</u> رکوع سے اٹھنے کے وقت آپ ﷺ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے، اس کے بعد مندرجہ ذیل دعاؤں سے کوئی ایک پڑھتے:

۱) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۲) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

۳) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

بسا اوقات مذکورہ الفاظ کے ساتھ یہ دعا پڑھتے:

مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا اس دعا کی بجائے یہ دوسری دعا ملاتے :

اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

سجدے کی دعائیں: مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھنا ثابت ہے :

۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

۲) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ

۳) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ

۴) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

۵) اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

تشہد کی دعائیں: تشہد بھی مختلف الفاظ کے ساتھ ثابت ہے، مثلاً:

۱) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

۲) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

۳) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

(اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کے بعد الفاظ یکساں ہیں جو کہ معروف ہیں، فرق صرف ابتدائی کلمات میں ہے)

نمازی کو چاہیے کبھی ایک طریقے سے تشہد پڑھے اور کبھی دوسرے طریقے سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود شریف کے الفاظ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ' اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

دوسری روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ' وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

ایک روایت میں ان الفاظ کے ساتھ درود شریف بیان ہوا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

اذکار اور دعاؤں کے مختلف الفاظ سنتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ مسنون یہی ہے کہ ان ساری دعاؤں کو ادل بدل کر پڑھا جائے۔ اور اگر کسی ایک دعا کا صرف اس لئے التزام کرے کہ وہ کتب حدیث میں دوسری دعاؤں کے مقابلے میں زیادہ ثابت ہے' یا کسی صحابی کے سوال پر آپ نے یہ ذکر یا دعا سکھائی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ مختلف دعاؤں کا التزام زیادہ بہتر ہے۔ (۶۱)

۶۱) سبب نمبر ۱۱ میں مختلف روایات واحادیث کی طرف اشارہ ہے۔ طوالت کے پیش نظر =

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑬ سجدۂ تلاوت کرنا

آدابِ تلاوت میں یہ بات شامل ہے کہ جب سجدے والی آیت سے گزر ہو تو سجدہ کرلے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں انبیاء کرام اور نیک لوگوں کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی ہے' فرمایا: ﴿ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ ﴾ (مریم : ۵۸) "جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں۔"

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: "علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام اور صالحین کی اقتداء میں اور ان کے طریقے کی پیروی کرتے ہوئے یہاں سجدہ کرنا ضروری ہے"۔ (۶۲)

نماز میں سجدۂ تلاوت کا عظیم مقام ہے اور اس سے خشوع میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ ﴾ (الاسراء : ۱۰۹) "اور وہ ٹھوڑیوں کے بل (منہ کے بل) گرتے ہیں' روتے ہیں' (نتیجتاً) اللہ ان کے خشوع میں اضافہ کر دیتا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت کی اور دورانِ نماز سجدہ فرمایا۔

= ہم نے تخریج نہیں کی۔ اصحابِ علم تو متونِ کتب حدیث کی طرف رجوع کرلیں' دلیل مل جائے گی۔ البتہ عام آدمی علامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کی معرکۃ الآراء کتاب "صفۃ صلاۃ النبی ﷺ" کا ترجمہ دیکھ لیں جو کہ پاکستان میں دستیاب ہے' تو بات بن جائے گی۔ علاوہ ازیں اذکار وغیرہ کا ہم نے عمداً ترجمہ نہیں کیا تاکہ بات لمبی نہ ہو جائے۔ ان اذکار کا ترجمہ بھی آپ کو حوالہ شدہ کتاب سے مل جائے گا۔

(۶۲) تفسیر ابن کثیر ط ۵/۲۳۸ دار الشعب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز ادا کی' آپؓ نے سورۃ الانشقاق (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ) کی تلاوت کی اور سجدہ کیا' میں نے دریافت کیا تو آپؓ نے فرمایا: "میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا ہے' چنانچہ میں آپ سے ملاقات تک سجدہ کرتا ہی رہوں گا"۔ (۶۳)

چنانچہ نماز میں سجدۂ تلاوت کا اہتمام رہنا چاہیے' بالخصوص جبکہ سجدۂ تلاوت شیطان کو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور اسے رلاتا ہے۔ اس طرح نمازی کے خلاف شیطان کی چال کمزور پڑ جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا قَرَءَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ: يَا وَيْلِيْ أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ)) (۶۴)

"جب کوئی آدمی سجدہ والی آیت پڑھ کر سجدہ کر لے تو شیطان روتے ہوئے دُور ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: میرا ستیاناس! آدمی کو سجدے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کر لیا' اس کے لئے جنت ہے' اور مجھے بھی سجدے کا حکم ملا تھا لیکن میں نے انکار کر دیا' میرے لئے جہنم ہے۔"

---

۶۳) صحیح البخاری' کتاب صفة الصّلاة' باب الجھر بالعشاء ح ۷۳۲۔ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصّلاة' باب سجود التلاوة ح ۵۷۸

۶۴) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان اسم الکفر علی من ترک السجدة ح ۸۱ ومسند احمد ۲/۴۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) اللہ تعالیٰ سے شیطان کی پناہ مانگنا

شیطان ہمارا دشمن ہے۔ وہ اپنی دشمنی نکالنے کے لئے نمازی کو وسوسے میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کا خشوع ختم ہو جائے' یا وہ بھول ہی جائے کہ نماز میں ہے (خیالوں میں کہیں اور گھومتا رہے)۔ جو شخص بھی ذکر' تلاوت یا کسی عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ ہوتا ہے اس کو وسوسے گھیر لیتے ہیں۔ چنانچہ بندے کو چاہیئے کہ وہ ثابت قدم رہے اور صبر کرتا رہے اور ذکر و نماز میں مشغول رہے اور دل چھوٹا نہ کرے۔ اگر وہ ڈٹا رہے گا تو شیطان کی ساری چالیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيفًا ۝ ﴾ (النساء: ۷۶)

"یقیناً شیطان کی چال بہت کمزور ہوتی ہے۔"

بندہ جب بھی دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ ہونا چاہتا ہے تو شیطان کئی طرح کے خیالات لے کر پہنچ جاتا ہے۔ شیطان کی مثال ڈاکو کی سی ہے۔ جونہی بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف چلتا ہے وہ راستے میں آ کھڑا ہوتا ہے۔ کسی صاحبِ علم سے پوچھا گیا کہ یہود و نصاریٰ کا دعویٰ ہے کہ ہمیں وسوسہ نہیں ہوتا' کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے فرمایا: "وہ سچ کہتے ہیں' اُجڑے گھر میں آ کر شیطان کیا کرے گا؟"

اسی بات کو ایک اور مثال سے سمجھیں: تین گھر ہیں' ایک بادشاہ کا گھر ہے جس میں خزانے ہیں' سونا ہے اور ہیرے جواہرات ہیں۔ دوسرا عام آدمی کا گھر ہے جس میں اس کی حیثیت کے مُطابق کچھ جمع پونجی' سونا اور ہیرے جواہرات ہیں' البتہ بادشاہ کے خزانوں کے برابر نہیں۔ تیسرا گھر بالکل خالی ہے۔ اس شہر میں چور داخل ہوا' اسے کسی ایک گھر سے چوری کرنی ہے۔ ذرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور کریں وہ کس گھر سے چوری کرے گا؟[(۶۵)]

جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے' کیونکہ بندہ عظمت و قربت والے مقام پر کھڑا ہے اور شیطان کو اس پر بہت غصہ آتا ہے اور اس کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ شیطان پورا زور لگاتا ہے کہ اسے (نمازی کو) اس حال پر نہ رہنے دے۔ وہ اس سے وعدے کرتا ہے' اس کو امیدیں دلاتا ہے اور اسے بھلانے کی کوشش کرتا ہے' اور شیطان اپنے سوار اور پیادہ دونوں قسم کے لشکروں کو لے کر اس پر حملہ آور ہو جاتا ہے تاکہ اس کے دل سے نماز کی عظمت نکال دے۔ چنانچہ (شیطان چاہتا ہے کہ نمازی) پہلے نماز کے بارے میں سستی کرے' اور بالآخر کلیتاً اسے چھوڑ دے۔ اگر شیطان کا یہ وار خالی جائے' بندہ اس کی چالوں میں نہ آئے اور عملاً جا کر نماز شروع کر دے تو اللہ کا دشمن دوبارہ حملہ آور ہوتا ہے اور اس کی سوچ کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے اور اس کے دل میں آ کر ڈیرہ ڈال لیتا ہے۔ جو کام اس کے سان گمان میں بھی نہ تھے انہیں یاد دلاتا ہے' حتیٰ کہ جو کام نمازی بھول چکا تھا اور ان کے بارے میں مایوس ہو گیا تھا وہ بھی یاد دلا دیتا ہے' تاکہ اس کے دل کو نماز سے دُور کر دے اور اسے اللہ کی رحمت سے بھی دُور کر دے۔ چنانچہ وہ بظاہر نماز میں کھڑا ہوتا ہے لیکن دل نماز میں نہیں ہوتا' لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو توجہ' شفقت' قرب اور رحمت دل لگا کر نماز پڑھنے والے کو ملنی چاہیئے اس سے یہ شخص محروم رہتا ہے۔ نتیجتاً جس طرح اپنی لغزشوں اور گناہوں کے بوجھ لے کر نماز میں داخل ہوا تھا اسی طرح باہر نکل آتا ہے' کیونکہ نماز تو اُس آدمی کے گناہوں کا کفّارہ بنتی ہے جو نماز کا

---

(۶۵) الوابل الصیب ص ۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حق ادا کرے' مکمل خشوع اختیار کرے' دل اور جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دے۔ (۶۶)

شیطانی وسوسے کا علاج:

شیطانی چالوں کا مقابلہ کرنے اور اس کے وسوسے کو ختم کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے درج ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میری نماز میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور مجھے قرآن بھلا دیتا ہے' اس کا علاج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) (۶۷)

"اس قسم کے شیطان کو "خنزب" کہتے ہیں۔ جب تمہیں احساس ہو جائے تو اس کی چالوں سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ میں آ جاؤ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لو) اور تین دفعہ بائیں طرف تھوک دو۔"

ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "مَیں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شیطان کے شر سے بچا لیا۔"

شیطان کی چالوں سے بچنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے نمازی آدمی کو ایک اور علاج بھی بتایا ہے' فرمایا:

---

۶۶) الوابل الصَّیِّب ص۳۶

۶۷) صحیح مسلم' کتاب السلام' باب التعوذ من وسوسة الشیطان فی الصلاة ح ۲۲۰۳ ومسند احمد ۲۱۶/۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّی جَاءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی، فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ))(۶۸)

"تم میں سے کوئی جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان پہنچ جاتا ہے' اس کو مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اُسے خبر ہی نہیں رہتی کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ چنانچہ جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت درپیش ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔"

شیطان کی ایک چال اور ہوتی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلاَةِ فَوَجَدَ حَرَکَةً فِیْ دُبُرِهٖ اَحْدَثَ اَمْ لَمْ یُحْدِثْ، فَاَشْکَلَ عَلَیْهِ، فَلَا یَنْصَرِفْ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا))(۶۹)

"جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو اور اپنی پیٹھ (پاخانے کی جگہ) میں کوئی تشویش محسوس کرے' اسے یقین نہ ہو رہا ہو کہ وضو ٹوٹ گیا ہے یا کہ نہیں ٹوٹا ہے' تو اُس وقت تک نماز سے نہ ہٹے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کر لے۔"

بلکہ شیطان کی چال تو بہت دُور تک اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل درج

---

۶۸) صحیح البخاری' کتاب السھو' باب السھو فی الفرض والتطوع ح ۱۱۷۵' صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب السھو فی الصلاۃ والسجود لہ ح ۳۸۹

۶۹) صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب ۲۶ ح ۳۶۲' و سنن ابی داوٗد' کتاب الطھارۃ' باب اذا شک فی الحدث ح ۱۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیل حدیث سے معلوم ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی کو نماز میں خیال گزرتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے حالانکہ فی الواقع اس کا وضو نہیں ٹوٹا ہوتا' اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِيْ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى يَفْتَحَ مَقْعَدَتَهٗ فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ اَحْدَثَ وَلَمْ يُحْدِثْ ' فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتَ ذٰلِكَ بِاُذُنِهٖ اَوْ يَجِدَ رِيْحَ ذٰلِكَ بِاَنْفِهٖ)) (۷۰)

"شیطان نمازی کے پاس دورانِ نماز آتا ہے تو اس کی سرین کھول دیتا ہے۔ نمازی کو وہم لگ جاتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے حالانکہ اس کا وضو نہیں ٹوٹا ہوتا۔ جب کسی کو ایسی صورتِ حال سے واسطہ پڑے تو جب تک اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا اپنی ناک سے بدبو نہ محسوس کرلے اُس وقت تک ہرگز نماز توڑ کر نہ جائے۔"

⑮ سلف صالحین (۷۱) کی حالت نماز پر غور کرنا:

سلف صالحین کی نماز پر غور کرنے سے خشوع میں اضافہ ہوگا اور ان کی پیروی کرنے کا جذبہ ابھرے گا۔ چشمِ تصوّر سے ذرا دیکھو کہ ان محترم ہستیوں

۷۰) المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۱۷ ح ۱۱۵۵۶ و کشف الاستار ۱/۱۴۷ ح ۲۸۱۔ حدیث حسن ہے۔ ملاحظہ ہو مجمع الزوائد ۱/۲۴۲ ح ۱۲۴۸

۷۱) "سلف صالحین" سے مراد عام طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لئے جاتے ہیں۔ لیکن تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ میں سے نیک لوگوں کو شامل کرنے میں بھی کچھ حرج نہیں۔ بعض لوگوں نے بعد کے زمانے کو بھی شامل کرلیا ہے۔ بہرحال اصطلاح اپنانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے جب کوئی جائے نماز پر کھڑا ہو جاتا اور اللہ کا کلام پڑھنا شروع کرتا تو اس کے دل میں یہ خیال گھر کر جاتا کہ بلاشبہ اسی شکل میں لوگ ایک دن اللہ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اس تصور کے ساتھ ہی اس کا دل بے قرار ہو جاتا اور اس کی عقل کام کرنا چھوڑ دیتی۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ”سلف صالحین میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو اللہ کے ڈر کی وجہ سے کسی چیز کی طرف نگاہ نہ اٹھاتا' نہ ہی منہ موڑتا' نہ ہی کنکریوں سے کھیلتا' نہ کسی اور چیز میں مشغول ہوتا اور نہ ہی دنیا کی باتوں سے دل کو بہلاتا۔ بس کہیں بھول چوک سے ایسا ہو گیا تو الگ بات ہے' وہ بالارادہ نماز میں ایسی حرکت نہ کرتا تھا“۔ (۷۲)

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کا یہ حال تھا کہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے ایسے معلوم ہوتے جیسے کسی نے لکڑی گاڑ دی ہے۔

حضرت سلمہ بن بشار رحمہ اللہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے' اچانک مسجد کا ایک حصہ گر گیا' لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور وہ نماز پڑھتے رہے' انہیں خبر ہی نہ ہوئی۔ بعض بزرگ اس طرح ہوتے جیسے پھینکا ہوا کپڑا ہوتا ہے۔ بعض حضرات پر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کا اتنا اثر ہوتا کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو ان کا رنگ بدلا ہوا ہوتا۔ ایسے لوگ بھی تھے جنہیں نماز میں یہ خبر بھی نہ ہوتی کہ ان کے دائیں کون ہے اور بائیں کون؟

ایک صاحب جب نماز کے لئے وضو کرتے تو ان کا رنگ پیلا پڑ جاتا۔ کسی نے پوچھا جب آپ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں آپ کی حالت بگڑ جاتی ہے' کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ”مجھے خوب خبر ہے کہ کس کے سامنے حاضری

۷۲) تعظیم قدر الصلاۃ ۱/۱۸۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دینے جا رہا ہوں۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب نماز کھڑی ہو جاتی تو آپؓ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور قدم ڈگمگانے لگتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: آپ کی یہ حالت کیوں ہو جاتی ہے؟ فرمایا: واللہ! اس بھاری امانت کی ادائیگی کا وقت آن پہنچا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں' زمین اور پہاڑوں کے سامنے رکھا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس ذمہ داری سے ڈر گئے' البتہ میں نے یہ ذمہ داری قبول کر لی۔"

حضرت سعید التنوخی رحمہ اللہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ کے آنسو رخساروں سے گزرتے ہوئے مسلسل داڑھی تک گرتے رہتے۔ ایک تابعی کے بارے میں یہ خبر ملی ہے کہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو ان کا رنگ بدل جاتا اور کہا کرتے تھے: کیا تمہیں خبر ہے کہ میں کس ذات کے سامنے کھڑا ہو کر باتیں کروں گا؟ تم میں سے کس کے دل میں اللہ کا خوف اس شکل میں موجود ہے؟

جناب عامر بن عبدالقیس رحمہ اللہ سے لوگوں نے پوچھا: کیا تم دورانِ نماز اپنے من سے باتیں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: کیا کوئی چیز نماز سے بھی زیادہ محبوب ہو سکتی ہے کہ نماز چھوڑ کر اس کی باتیں کروں؟ لوگوں نے کہا: ہم تو نماز میں اپنے من سے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ باتیں جنت اور حوروں سے متعلق ہوتی ہیں؟ لوگوں نے کہا: ایسا تو نہیں' بلکہ اہل خانہ کی باتیں کرتے ہیں' مال و جائیداد کی باتیں کرتے ہیں' تو آپ نے فرمایا: "میرے جسم میں نیزے پیوست ہو جائیں تو مجھے اچھا لگے' البتہ ایسی باتیں مجھ سے نہ ہوں گی۔"

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تین موقعوں کی مناسبت سے مجھ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تین خوبیاں ہیں' اگر ہر وقت کے اعتبار سے مجھ میں خوبیاں آ جائیں تو میں عظیم مقام پر پہنچ جاؤں' اور وہ خوبیاں یہ ہیں:

(۱) جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو اپنے مَن سے صرف نماز ہی کی باتیں کرتا ہوں۔

(۲) جب میں رسول اکرم ﷺ سے کوئی بات سنتا ہوں تو اس کے حق ہونے میں ذرا سا بھی شک نہیں ہوتا۔

(۳) جب میں جنازے کے ساتھ ہوتا ہوں تو اپنے دل میں یہی باتیں کرتا ہوں کہ اس جنازے سے کیا پوچھا جائے گا اور یہ کیا جواب دے گا؟

حضرت حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حکم کے مُطابق مَیں عمل کرتا ہوں' ڈرتے ڈرتے چلتا ہوں' ثواب کی نیت سے کام شروع کرتا ہوں' اللہ کی عظمت کو ذہن میں رکھ کر "اللہ اکبر" کہتا ہوں' غور و فکر کرتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھتا ہوں' خشوع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں' انکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں' سلیقے سے تشہد کے لئے بیٹھتا ہوں اور ثواب کی نیت کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔ اس طرح اللہ کے لئے خالص کر کے نماز کو مکمل کرتا ہوں۔ اللہ کے خوف کے ساتھ اپنے نفس کا حساب کرتا رہتا ہوں۔ اس کے باوجود مجھے ڈر ستاتا رہتا ہے کہ کہیں میری عبادت اکارت نہ چلی جائے۔ لہٰذا پوری کوشش کر کے موت تک اپنے اعمال کی حفاظت کروں گا۔

ابو بکر الصبغی بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے دو اماموں کا زمانہ پایا ہے لیکن ان سے حدیث نہیں سن سکا۔ (۱) امام ابو حاتم الرازی (۲) امام محمد بن نصر المروزیہ رحمۃ اللہ علیہم۔ امام محمد بن نصر سے زیادہ خوبصورت نماز پڑھنے والا میں نے نہیں دیکھا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بھڑ ان کی پیشانی پر بیٹھ گیا اور اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاٹنے کی وجہ سے خون آپ کے چہرے پر بہنے لگا' اس کے باوجود انہوں نے حرکت نہیں کی۔

محمد بن یعقوب الاخرم کہتے ہیں کہ محمد بن نصر سے زیادہ خوبصورت نماز پڑھنے والا میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ مکھی ان کے کان پر بیٹھتی تو کبھی مکھی بھی نہ اڑاتے۔ ہمیں ان کی عمدہ نماز' نماز میں خشوع اور نماز کا ڈر دیکھ کر خوشی محسوس ہوتی۔ اپنی ٹھوڑی کو سینے پر رکھ لیتے اور معلوم ہوتا کہ زمین میں گڑی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا نماز میں یہ حال تھا کہ اعضاء کانپ رہے ہوتے اور دائیں بائیں ڈولتے رہتے۔ (۷۳)

ایک طرف اہل اللہ کی نماز کا یہ حال ہے' دوسری طرف ہم لوگوں کی نمازیں ہیں کہ کوئی گھڑی میں وقت دیکھ رہا ہے' کوئی رومال ٹھیک کر رہا ہے' کوئی ناک سے کھیل رہا ہے' کوئی ذہنی طور پر خرید و فروخت میں مصروف ہے' کوئی جیب سے نوٹ نکال کر انہیں گن رہا ہے' کوئی در و دیوار اور قالین کے نقش و نگار اور ڈیزائن پر غور کر رہا ہے یا ساتھ میں کھڑے نمازی کی حرکتیں نوٹ کر رہا ہے۔ ذرا غور کریں کہ ان میں سے اگر کوئی دنیا کے کسی بڑے آدمی کے سامنے کھڑا ہوتا تو ایسی حرکتیں کرتا؟ ہرگز نہیں' ہزار بار

---

۷۳) سلف صالحین کی نماز اور خشوع کے حالات معلوم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ مفید رہے گا: مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ' ج ۲۲۔ الخشوع فی الصّلاۃ لابن رجب الحنبلی۔ تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی' سلاح الیقظان/ عبدالعزیز السلام۔ اور ذاتی حالات و سیرت سے متعلقہ کتب بالخصوص حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصفھانی (رحمھم اللہ جمیعًا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ پھر ربِ کریم کے سامنے ایسا کیوں؟

(۱۶) نماز میں خشوع کے فضائل معلوم کرنا:

نماز میں خشوع اختیار کرنے کے بے شمار فائدے ہیں۔ چند ایک کا تذکرہ کیے دیتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ، مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ)) (۷۴)

"جس مسلمان کو فرض نماز کا وقت مل جائے، پھر وہ اچھی طرح بنا سنوار کر وضو کرے، خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے، عمدہ طریقے سے رکوع کرے تو اس طرح اس کے سارے سابقہ چھوٹے گناہ معاف ہو جائیں گے، بشرطیکہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے، اور تاقیامت یہ فضیلت باقی رہے گی۔"

نماز کا اجر و ثواب خشوع کی نسبت کے مُطابق لکھا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِنَّ الْعَبْدَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْهَا اِلَّا عُشْرُهَا، تُسْعُهَا، ثُمُنُهَا، سُبُعُهَا، سُدُسُهَا، خُمُسُهَا، رُبُعُهَا، ثُلُثُهَا نِصْفُهَا)) (۷۵)

---

۷۴) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه ح ۲۲۸

۷۵) سنن ابی داوُد، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی نقصان الصلاة=

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بے شک بندہ نماز پڑھتا ہے' مگر ہر آدمی کا اجر مختلف لکھا جاتا ہے'
دسواں حصّہ' نواں حصّہ' آٹھواں حصّہ' ساتواں حصّہ' چھٹا حصّہ'
پانچواں حصّہ' چوتھا حصّہ' تہائی حصّہ یا آدھا حصّہ۔"

اس لئے کہ اس کو اتنی نماز کا ہی اجر ملے گا جتنی اس نے سوچ سمجھ کر پڑھی ہو گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

((لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلاَتِكَ إِلاَّ مَا عَقَلْتَ مِنْهَا)) (۷۶)

"تجھ کو نماز سے اتنا ہی اجر ملے گا جتنی تم نے سوچ سمجھ کر پڑھی ہے۔"

جب نماز مکمل اور خشوع کے ساتھ پڑھی جائے تب ہی وہ گناہوں سے بخشش کا ذریعہ بنتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ أُتِيَ بِذُنُوبِهِ كُلِّهَا' فَوُضِعَتْ عَلَى رَأْسِهِ وَعَاتِقَيْهِ' فَكُلَّمَا رَكَعَ أَوْ سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُ)) (۷۷)

"بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سارے گناہ لا کر اس کے سر اور دونوں کندھوں کے اوپر رکھ دیئے جاتے ہیں' پھر جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو گناہ اس سے گر جاتے ہیں۔"

امام المناوی رحمہ اللہ مذکورہ بالا حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں: "مراد یہ ہے کہ جب بھی وہ نماز کا کوئی رکن ادا کرلیتا ہے گناہوں کا کچھ

= ح ۷۹۶۔ و مسند احمد ۳۱۹/۴' ۳۲۱' ۲۶۴۔ و صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۱۰/۵ ح ۱۸۸۹۔ اور حدیث حسن ہے۔

۷۶) مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ ۶۱۲/۲۲

۷۷) السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۳ و حلیۃ الاولیاء ۱۰۵/۶' حالات ثور بن یزید' حدیث ۷۹۷۴۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر ح ۱۶۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ اس کے ذمے سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اس طرح جب وہ نماز کو مکمل کر لیتا ہے تو سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں"۔ یہ فائدہ اس نماز کا ہے جس کی تمام شرطیں پوری کی گئی ہوں' ارکان و واجبات پر عمل کیا گیا ہو اور خشوع کے ساتھ پڑھی گئی ہو۔ یہ سارا مفہوم اسلوبِ حدیث سے واضح ہے' کیونکہ حدیث میں کہا گیا ہے: "جب بندہ کھڑا ہوتا ہے"۔ اس عبارت میں اشارہ موجود ہے کہ غلام اللہ رب العالمین' جو کہ سارے بادشاہوں کا شہنشاہ ہے' کے سامنے ذلت و عاجزی کے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔ (۷۸)

خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے والا جب فارغ ہوتا ہے تو اپنی روح کو ہلکا محسوس کرتا ہے۔ اسے محسوس ہوتا ہے جیسے بہت سارا بوجھ اس سے اتار کر رکھ دیا گیا ہے۔ اپنے آپ کو خوش' چُست اور آرام میں محسوس کرتا ہے' حتیٰ کہ اس کی آرزو ہوتی ہے کہ نماز ہی پڑھتا رہے۔ اس لئے کہ نماز اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک' روح کا چین اور دل کا سکون ہوتی ہے اور دنیا کی مشکلات سے بچنے کے لئے آرام دہ ٹھکانہ۔ چنانچہ مؤمن دنیا میں اپنے آپ کو مستقل قید اور تنگی میں محسوس کرتا ہے اور جونہی نماز شروع کرتا ہے اپنے آپ کو سکون و راحت میں محسوس کرتا ہے نہ کہ نماز سے جان چھڑاتا ہے۔

نماز سے محبّت کرنے والوں کا قول ہے: "ہم نماز ادا کرتے ہیں تاکہ نماز کے ذریعے آرام محسوس کریں" اور یہی بات اہل ایمان کے امام' پیشوا اور نبی ﷺ نے فرمائی ہے: ((یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِالصَّلَاۃِ)) (۷۹) "اے بلال نماز

۷۸) فیض القدیر ۳۶۸/۲

۷۹) سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب فی صلاۃ العتمۃ ح ۴۹۸۵' ۴۹۸۶۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو تحقیق سنن ابی داؤد و مسند احمد=

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے ہمارے لئے راحت کا سامان کرو"۔ یہ نہیں فرمایا: "نماز سے ہماری جان چھڑاؤ۔"

نیز فرمایا ((جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ))[۸۰] "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"۔ جس بندے کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہو وہ اس کے بغیر کس طرح چین و قرار پا سکتا ہے اور اسے چھوڑ کر اسے کس طرح صبر آ سکتا ہے؟[۸۱]

⑰ دورانِ نماز دعاؤں کا اہتمام کرنا:

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے درخواست پیش کرنے، اس کے حضور عاجزی و انکساری کا اظہار کرنے، اس سے مانگنے اور اصرار کے ساتھ مانگنے سے بندے اور رب کے درمیان تعلق بڑھتا اور مضبوط ہوتا ہے۔ اور دعا ہی عبادت ہے۔ اسی لئے بندے کو دعا مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ﴾ (الاعراف: ۵۵) "اپنے رب سے دعا کرو عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے"۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ))[۸۲] "جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔"

= ۲۶۳/۵

۸۰) مسند احمد ۱۲۸/۳ وسنن النسائی، کتاب عشرة النساء، باب حب النساء، ح ۳۹۳۹ والمستدرك للحاكم ۱۶۰/۲۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع ح ۳۱۲۴

۸۱) الوابل الصیب ص ۳۷

۸۲) سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۱۲۶ ح ۳۵۶۶۔ استاذ عبدالقادر الارناؤوط نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ جامع الاصول ۱۶۶/۴ ح ۲۱۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دورانِ نماز دُعا کرنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ درج ذیل مقامات پر آپ ﷺ نے دُعا فرمائی ہے۔ سجدہ ' دو سجدوں کے درمیان ' تشہد کے بعد۔ ان میں سے عظیم ترین مقام سجدے کے وقت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ ' فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)) (۸۳)

"بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ چنانچہ (سجدے میں) کثرت سے دُعا کیا کرو۔"

نیز فرمایا:

((اَمَّا السُّجُوْدُ فاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَاءِ ' فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ)) (۸۴)

"سجدوں میں خوب دُعا کیا کرو' کیونکہ قبولیتِ دُعا کا یہی مناسب موقع ہے۔"

رسول اللہ ﷺ سے سجدے میں مندرجہ ذیل دعائیں ثابت ہیں:

" اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَ سِرَّهٗ" (۸۵)

---

۸۳) صحیح مسلم ' کتاب الصلاۃ ' باب مایقال فی الرکوع والسجود ح ۴۸۲ و سنن ابی داؤد ' کتاب الصّلاۃ ' باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود ح ۸۷۵ و سنن النسائی ' کتاب الصّلاۃ ' باب اقرب مایکون العبد من اللہ عزوجل ح ۱۱۳۶

۸۴) صحیح مسلم ' کتاب الصلاۃ ' باب النھی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود ح ۴۷۹ ' و سنن ابی داؤد ' کتاب الصلاۃ ' باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود ح ۸۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے، چھوٹے، بڑے، پہلے والے، بعد والے، جو سب کے سامنے کئے یا چھپ کر کئے۔"

دوسری دعا:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ"[(۸۶)]

"اے اللہ! میرے گناہ بخش دے جو میں نے چھپ کر کئے ہیں یا لوگوں کے سامنے کئے ہیں۔"

سجدے اور دو سجدوں کے درمیان کی باقی دعائیں سبب نمبر ۱۲ میں گزر چکی ہیں۔ تشہد (اور درود شریف) پڑھنے کے بعد جو دعائیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں وہ یہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَھُّدِ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ یَقُوْلُ: اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ))[(۸۷)]

"جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو چار باتوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔ کہے: (اے اللہ!) میں جہنم کے عذاب، قبر کے

---

۸۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود ح ۴۸۳ و سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی الدعاء والرکوع والسجود ح ۸۷۸۔

۸۶) سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب ۶۶ ح ۱۱۲۴/۱۱۲۳۔ تحقیق سنن النسائی میں علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ح ۱۰۷۶

۸۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب مایستعاذ منہ فی الصلاۃ ح ۵۸۸ و سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب مایقول بعد التشہد ح ۹۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عذاب' زندگی اور موت کی آزمائش' اور مسیحِ دجّال کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ یہ دُعا بھی پڑھا کرتے تھے :

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ" (۸۸)

"اے اللہ! جو کام میں نے کئے ہیں ان کے شر سے مجھے محفوظ فرما' اور جو کام نہیں کئے ان کے شر سے بھی محفوظ کر دے۔"

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو یہ دُعا سکھائی :

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا' وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ" (۸۹)

"اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کئے ہیں اور گناہ صرف آپ ہی بخش سکتے ہیں' پس اے اللہ! میری بخشش فرما دیجئے' اور یہ بخشش آپ کی طرف سے ہو' اور مجھ پر رحم فرما' بلاشبہ آپ کی ذات ہی بخشنے والی اور رحم فرمانے والی ہے۔"

آپ ﷺ نے سنا کہ ایک آدمی تشہد کے اخیر میں یہ دُعا پڑھ رہا تھا :

---

۸۸) صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار' باب التعوذ من شر ما عمل ... الخ ۲۷۱۶ و سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب فی الاستعاذہ ح ۱۵۵۰

۸۹) صحیح البخاری' کتاب صفۃ الصلاۃ' باب الدعاء قبل السلام ح ۷۹۹ و صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء' باب استحباب خفض الصوت بالذکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ" (۹۰)

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں —— اے اللہ! آپ کی ذات الاحد (تنہا) الصمد (بے نیاز) ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ آپ کسی کی اولاد ہیں' اور نہ ہی کوئی آپ کا ہم پلہ ہو سکتا ہے —— یہ کہ آپ میرے گناہوں کی بخشش فرما دیں' بے شک آپ ہی بخشنے والے' رحم فرمانے والے ہیں۔"

یہ دُعا سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی بخشش ہو گئی' اس کی بخشش ہو گئی' اس کی بخشش ہو گئی۔"

ایک دوسرے آدمی کو آپ ﷺ نے تشہد میں یہ دُعا پڑھتے سنا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ' وَحْدَکَ ' لَا شَرِیْکَ لَکَ ' الْمَنَّانُ ' یَا بَدِیْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ' یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ' یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ' اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ ' وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ" (۹۱)

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' یقیناً ساری حمد و ثناء تیری

---

۹۰) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب مایقول بعد التشھد ح ۹۸۵ و سنن النسائی' کتاب السھو' باب ۵۸۔ علامہ البانی نے "تحقیق ابی داؤد" میں حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۹۱) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الدُّعاء ح ۱۴۹۵۔ وسنن النسائی' کتاب السھو' باب الدُّعاء بعد الذکر ح ۱۲۹۹۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح سنن ابی داؤد ح ۱۳۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذات کے لئے ہے' نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے' تو تنہا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں' نعمتیں عطا کرنے والا' زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا۔ اے ذوالجلال والاکرام ذات! اے حی و قیوم ذات! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

یہ دعا سن کر آپ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا! "کیا تم جانتے ہو کہ اس آدمی نے کس کا واسطہ دیا ہے؟" صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: "اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے واسطے سے دُعا کی ہے اور یہ نام اس قدر عظمت والا ہے کہ جب اس کا واسطہ دے کر دُعا کی جائے تو اللہ قبول فرمالیتا ہے اور اگر اس نام کے واسطے سے مانگا جائے تو عطا کر دیتا ہے۔"

تشہد اور سلام کے درمیان میں آپ ﷺ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ" (۹۲)

"اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے' جو میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد میں کئے ہیں' جو تنہائی میں کئے ہیں یا لوگوں کے سامنے کئے ہیں اور جو مجھ سے بلاارادہ ہو گئے ہیں' اور میرے گناہوں کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ کی صفت "المقدم" اور "المؤخر" ہے

---

۹۲) صحیح البخاری' کتاب الدّعوات' باب قول النّبی صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی... الخ ح ۶۰۳۵/۶۰۳۶۔ وصحیح مسلم' کتاب الذِّکر والدُّعاء والتّوبۃ' باب التعوذ من شر ما عمل ح ۲۷۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔"

اس طرح کی دعائیں یاد کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب لوگ تشہد سے فارغ ہو کر امام کے پیچھے خاموش بیٹھے رہتے ہیں اور انہیں خبر ہی نہیں ہوتی کہ اب کیا کریں' وہ یہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں اکٹھی کر سکتے ہیں۔

(۱۸) بعد از نماز اذکارِ مسنونہ کا اہتمام کرنا:

نماز پڑھنے سے جو فائدہ اور برکت حاصل ہوتی ہے اور دل میں جو خشوع پیدا ہوتا ہے' ان اذکار کی برکت سے وہ مستحکم ہو جاتے ہیں۔ اور اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ جو آدمی پہلی نیکی کی حفاظت کر لے اس کو دوسری نیکی کی توفیق مل جایا کرتی ہے۔ نماز کے بعد پڑھے جانے والے اذکار پر ذرا غور کریں جو کہ تین دفعہ "أَسْتَغْفِرُاللّٰهَ" پڑھنے سے شروع ہوتے ہیں۔ گویا کہ نمازی دورانِ نماز پیدا ہونے والی کمی بیشی اور خشوع کی کمی کوتاہی پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں نوافل کو بھی پابندی سے ادا کرنا چاہیے۔ یہ فرائض میں واقع ہونے والی کمی اور خشوع میں کوتاہی کی تلافی کر دیتے ہیں۔

اگلی فصل میں اُن اسباب کا بیان ہو گا جن کی وجہ سے خشوع میں کمی و کوتاہی واقع ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خشوع کو متاثر کرنے والے کاموں سے بچنا

(۱۹) نمازی کو مشغول کرنے والی چیز کے پیچھے نماز پڑھنا :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقش و نگار والا کپڑا گھر کے کونے میں لٹکا رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا :

((اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا ، فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ))(۹۳)

"اس کپڑے کو یہاں سے ہٹا دو' کیونکہ اس کے نقش و نگار مجھے نماز میں مسلسل پریشان کرتے رہے ہیں۔"

جناب القاسم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے الماری کے اوپر تصویر دار کپڑا لٹکا رکھا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا :

((اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ))

www.kitabosunnat.com

"اسے یہاں سے ہٹا دو' کیونکہ اس کی تصویریں نماز میں مجھے مسلسل پریشان کرتی رہی ہیں۔"

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہٹا دیا اور اس کے تکیے بنا دیئے"۔(۹۴)

---

(۹۳) صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ فی ثیاب' باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویر...الخ' ح ۳۶۷ و مسند احمد ۳/۱۵۱

(۹۴) صحیح مسلم' کتاب اللباس والزینۃ' باب ۲۶' ح ۲۱۰۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ جب خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تاکہ اس کے اندر جا کر نماز ادا کر سکیں تو آپؐ نے اس میں مینڈھے کے دو سینگ دیکھے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپؐ نے عثمان الحجبی رضی اللہ عنہ سے کہا:

((اِنِّی نَسِیْتُ اَنْ آمُرَكَ اَنْ تُخَمِّرَ الْقَرْنَیْنِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ یَنْبَغِیْ اَنْ تَكُوْنَ فِی الْبَیْتِ شَیْءٌ یُشْغِلُ الْمُصَلِّی))(۹۵)

"میں تمہیں یہ بات کہنا بھول گیا کہ تم ان دونوں سینگوں کو ڈھانپ دو۔ یہ بات مناسب نہیں ہے کہ بیت اللہ کے اندر کوئی ایسی چیز موجود ہو جو نمازی کو مشغول کر دے۔"

اس اصول کو سامنے رکھا جائے تو ایسی جگہ نماز پڑھنے سے بچنا چاہیئے جہاں لوگ کثرت سے گزرتے ہوں' شور شرابا ہوتا ہو' چیخ و پکار کی آوازیں ہوں' جہاں بیٹھ کر لوگ باتیں کر رہے ہوں' جہاں لوگ تاش ' شطرنج وغیرہ کھیل رہے ہوں' یا ٹی وی چل رہا ہو' اور ہر وہ جگہ جہاں نظر مشغول ہو جاتی ہو۔

اسی طرح اگر ممکن ہو تو سخت گرم اور سخت سرد جگہ پر نماز پڑھنے سے بچنا چاہیئے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے گرمیوں میں نماز ظہر کو دیر سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ امام ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سخت گرمی میں نماز ادا کرنے سے خشوع اور دل لگانے کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور آدمی عبادت سخت پریشانی اور مشکل میں ادا کرتا ہے۔ اس لئے شارع علیہ السلام نے ظہر کی نماز دیر سے پڑھنے کا حکم دیا ہے

= وسنن النسائی' کتاب القبلة' باب الصلاة الی ثوب فیه تصاویر ومسند احمد ۶/۱۱۲

۹۵) سنن ابی داؤد' کتاب المناسك' باب فی الحجر' ح ۲۰۳۰۔ علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح سنن ابی داؤد' ح ۱۷۸۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاکہ گرمی کا زور ٹوٹ جائے اور بندہ حاضر دل کے ساتھ نماز ادا کر سکے اور اُسے نماز کا فائدہ حاصل ہو جائے 'یعنی خشوع بھی ہو اور اُس کا دل بھی اللہ کی طرف متوجہ ہو"۔ (٩٦)

⑳ نقش و نگار والے کپڑے میں نماز پڑھنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کالی اور سفید دھاری والی قمیص میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپؐ کی توجہ اس کی دھاریوں کی طرف مبذول ہو گئی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: "یہ دھاری دار قمیص ابو جہم بن حذیفہ کو دے دو اور سادہ قمیص مجھے لا دو' اس قمیص نے تو مجھے نماز سے غافل کر رکھا تھا"۔ (٩٧)

چنانچہ تصویر والے کپڑے میں نماز ادا کرنا ممنوع ہے' اور بالخصوص جاندار اشیاء کی تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا' بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے' اگرچہ موجودہ زمانے میں یہ چیزیں وبا کی طرح پھیل گئی ہیں۔

㉑ کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ)) (٩٨)

---

٩٦) الوابل الصیب' ص ٢٢' ط دار البیان

٩٧) صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ فی الثیاب' باب اذا صلی فی ثوب له اعلام' ح ٣٦٦ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب کراهة الصلاۃ فی ثوب له اعلام' ح ٥٥٦

٩٨) صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب کراهة الصلاۃ بحضرة الطعام' ح ٥٦٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی۔"

انسان کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جائے تو اسے پہلے کھانا کھالینا چاہیے' کیونکہ اگر وہ کھانا چھوڑ کر نماز شروع کردے گا تو اس کا دل کھانے کے اندر اٹکا رہے گا اور اسے خشوع حاصل نہیں ہوگا۔ چنانچہ اسے اطمینان سے ضرورت پوری کرلینی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجِلُوْا عَنْ عَشَاءِكُمْ))(٩٩)

"جب شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے تم کھانا کھالو' اور کھانا بھی جلدی جلدی نہ کھاؤ۔"

دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

((اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجِلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ))(١٠٠)

"جب شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے شام کا کھانا کھالو اور ہرگز جلدی نہ کرو' بلکہ سکون سے فارغ ہو جاؤ۔"

(٢٢) بیت الخلاء کی ضرورت روک کر نماز پڑھنا:

ایک آدمی کو پیشاب یا پاخانہ کی حاجت تنگ کر رہی ہو اور وہ پھر بھی نماز پڑھتا رہے تو بلاشبہ یہ شکل خشوع کے منافی ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے

---

٩٩) صحیح البخاری' کتاب الاطعمۃ' باب اذا حضر العشاء فلا یعجل عن عشائہ' ح ٥١٤٧ و صحیح مسلم' حوالہ سابقہ' ح ٥٥٧

١٠٠) صحیح مسلم' حوالہ سابقہ' ح ٥٥٩ و صحیح البخاری' حوالہ سابقہ' ح ٥١٤٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے منع کیا ہے کہ کوئی پیشاب یا پاخانے کی حاجت کو روک کر نماز پڑھتا رہے[۱۰۱]۔ چنانچہ جس کسی کو ایسی صورت درپیش ہو وہ پہلے بیت الخلاء میں جا کر اپنی حاجت پوری کرے۔ اگر جماعت سے نماز چھوٹتی ہے تو چھوٹ جائے' کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّذْھَبَ الْخَلاَءَ وَقَامَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیَبْدَءْ بِالْخَلاَءِ))[۱۰۲]

"اگر کسی کا خیال ہو کہ وہ بیت الخلاء جائے اور اسی اثناء میں جماعت کھڑی ہو جائے' تو اسے پہلے بیت الخلاء جانا چاہئے۔"

بلکہ اگر اس طرح کی صورتِ حال نماز کے دوران پیش آ جائے تو اسے اپنی نماز چھوڑ کر قضائے حاجت کے لئے چلے جانا چاہئے' اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لاَ صَلاَۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلاَ وَھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ))[۱۰۳]

"کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی' اور نہ اُس وقت جب پیشاب یا پاخانہ اسے دھکیل رہا ہو (نکلنے کے لئے زور لگا رہا ہو)۔"

---

۱۰۱) سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة' باب ما جاء فی النهی للحاقن ان یصلی' ح ٦١٧۔ علامہ البانی نے صحیح ابن ماجہ میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۱۰۲) سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب أیصلی الرجل وهو حاقن' ح ٨٨ وسنن الترمذی' کتاب الطهارة' باب ۱۰۸۔ امام الترمذی نے حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

۱۰۳) صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب کراهة الصلاة بحضرة الطعام' ح ٥٦٠ وسنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب أیصلی الرجل وهو حاقن' ح ٨١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح بلاشبہ خشوع ختم ہو جائے گا۔ اور جب پیٹ میں ہوا زور کر رہی ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

(۲۴) نیند کے غلبے میں نماز پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقُولُ)) (۱۰۴)

"جب دورانِ نماز تم میں سے کسی کو اونگھ ستانے لگے تو اسے جا کر سو جانا چاہیے' اُسے یہ تو خبر ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔"

اس حکم کا سبب بھی حدیث میں بیان ہوا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمَ' فَإِنَّ اَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)) (۱۰۵)

"جب نماز کے دوران کسی پر نیند غلبہ کر لے تو اُسے سو جانا چاہیے تاکہ اس کی نیند مکمل ہو جائے' کیونکہ اگر ایک آدمی نیند میں نماز پڑھتا رہا تو اسے کیا خبر کہ وہ استغفار کی جگہ اپنے آپ کو بددعائیں

---

(۱۰۴) صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب الوضوء من النوم' ح ۲۰۹۔ وصحیح مسلم' ح ۷۸۶

(۱۰۵) صحیح البخاری' حوالہ سابقہ' ح ۲۰۹ وصحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب امر من نعس فی صلاتہ' ح ۷۸۶ وسنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب النعاس فی الصلاۃ' ح ۱۳۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے رہا ہو۔"

اس طرح کی صورتِ حال تہجد کی نماز میں پیش آ سکتی ہے۔ ممکن ہے قبولیت دعا کا وقت ہو اور وہ بے سمجھی میں اپنے آپ کو بد دعائیں دیتا رہے۔ نوافل کے ساتھ ساتھ یہ حکم فرض کے لئے بھی ہے، بشرطیکہ اسے یقین ہو کہ وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ سو کر اُٹھ جائے گا۔

(۳۴) گفتگو کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا:

نبی اکرم ﷺ نے اس طرح نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔ فرمایا:

((لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ)) (۱۰۶)

"سونے والے اور باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔"

اس لئے کہ باتیں کرنے والا اپنی آواز سے نماز سے غافل کر دے گا اور ہو سکتا ہے کہ سونے والے سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جو غفلت کا سبب بن جائے۔

امام الخطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے نزدیک گفتگو کرنے والوں کے پاس نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے کہ ان کی گفتگو نمازی کو غافل کر دے گی"۔ (۱۰۷)

اگرچہ اہل علم کی ایک بڑی تعداد نے اُن دلائل کو کمزور کہا ہے جن میں سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے۔

---

۱۰۶) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ الی المتحدثین والنیام، ح ۶۹۴ والسنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۲۷۹ والمستدرک للحاکم ۴/۲۷۰۔ علامہ البانی نے حدیث کے تمام طرق جمع کر کے حسن کا حکم لگایا ہے۔ ملاحظہ ہو ارواء الغلیل ۲/۹۳، ح ۳۷۴

۱۰۷) عون المعبود ۲/۳۸۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الصلاۃ میں باب الصّلاۃ خلف النائم کا باب باندھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے:

((کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا رَاقِدَۃٌ مُعْتَرِضَۃٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ)) (۱۰۸)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپؐ کے سامنے آپؐ کے بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔"

حضرت مجاہد' حضرت طاؤس اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک سونے والے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے' مبادا وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس کی وجہ سے نمازی پر غفلت طاری ہو جائے۔(۱۰۹) تاہم اگر کوئی ایسا خطرہ نہ ہو تو نماز بلا کراہت جائز ہے۔

(۲۵) کنکریاں سیدھی کرنے میں مصروف ہونا:

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی ہر سجدے کے موقع پر جگہ سیدھی کر رہا تھا۔ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنْ کُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَۃً)) (۱۱۰)

"اگر تمہیں جگہ سیدھی کرنا ہے تو ایک ہی دفعہ کر لو۔"

---

۱۰۸) صحیح البخاری' کتاب سترۃ المصلی' باب الصلاۃ خلف النائم' ح ۴۹۰ و صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب الاعتراض بین یدی المصلی' ح ۵۱۲۔

۱۰۹) فتح الباری' شرح حدیث عائشۃ المذکورہ' ۱/۷۰۰' ط الریان

۱۱۰) صحیح البخاری' کتاب العمل فی الصلاۃ' باب مسح الحصٰی فی الصلاۃ' ح ۱۱۴۹ وصحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب کراھۃ مسح الحصٰی وتسویۃ التراب' ح ۵۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَمْسَحْ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ فَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَۃً)) (۱۱۱)

"دورانِ نماز تم جگہ سیدھی نہ کرو، اگر ضرور ہی کرنا پڑے تو ایک دفعہ کرلو۔"

خشوع کی خاطر اس کام سے منع کیا گیا ہے تاکہ دورانِ نماز زیادہ کام نہ کرنا پڑے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اگر جگہ ٹھیک کرنے کی ضرورت ہو تو نماز شروع کرنے سے پہلے ٹھیک کر لے۔

دورانِ نماز ناک اور ماتھے کو صاف کرنا بھی مکروہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر پانی اور گارے میں سجدہ کیا اور اس کے اثرات بھی آپؐ کے ماتھے پر لگے رہے، اس کے باوجود آپؐ نے چہرے کو صاف نہیں کیا۔ توجہ اور خشوع سے نماز ادا کرنا ہر چیز کو بھلا دیتا ہے اور اس سے غافل کر دیتا ہے۔ اسی لئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ فِی الصَّلَاۃِ شُغُلًا)) (۱۱۲)

"نماز کی ایک اپنی مصروفیت ہوتی ہے۔"

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "پیشانی والی جگہ کی کنکریاں ٹھیک کرنے کے بدلے اگر مجھے کوئی سرخ اونٹ بھی دے تو مجھے قبول نہیں"۔

جناب عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: "سلف صالحین نماز مکمل کرنے سے پہلے پیشانی

---

۱۱۱) سننِ ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی مسح الحصی فی الصلاۃ، ح ۹۴۶۔ بنیادی طور پر یہ روایت بخاری و مسلم میں موجود ہے، حوالہ ابھی گزرا ہے۔

۱۱۲) صحیح البخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب ماینھی من الکلام فی الصلاۃ، ح ۱۱۴۱ وصحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ، ح ۵۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاف کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے"۔ (۱۱۳)

۳۶ اونچی آواز سے پڑھ کر دوسروں کو پریشان کرنا:

جس طرح نمازی کی ذمہ داری ہے کہ ہر اُس کام سے اجتناب کرے جو نماز میں پریشانی پیدا کرتا ہو' اسی طرح اُس کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دوسرے نمازیوں کو پریشان نہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَا اِنَّ کُلَّکُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا یُؤْذِیَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَلَا یَرْفَعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْقِرَاءَةِ)) اَوْقَالَ: ((فِی الصَّلَاةِ)) (۱۱۴)

"سن لو! تم میں سے ہر ایک (نماز میں) اپنے رب سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہرگز کوئی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے' لہٰذا کوئی کسی کے مقابلے میں اپنی آواز کو اونچا نہ کرے" —— یا فرمایا: "نماز میں ایسا نہ کرے۔"

دوسری روایت میں ہے:

((لَا یَجْهَرْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ)) (۱۱۵)

"قرآن کو دوسروں کے مقابلے میں اونچی آواز سے نہ پڑھو۔"

---

۱۱۳) فتح الباری ۹۶/۳ شرح حدیث ۱۲۰۷۔ ط الریان القاہرۃ

۱۱۴) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل' ح ۱۱۸۳۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۱۱۵) مسند احمد ۲۶۷/۲۔ استاذ احمد شاکر نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ شرح احمد شاکر' ح ۴۹۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۷ دورانِ نماز اِدھر اُدھر نظر گھمانا:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا یَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلاَتِهِ مَالَمْ يَلْتَفِتْ ، فَإِذَا الْتَفَتَ أَعْرَضَ عَنْهُ)) (۱۱۶)

"جب بندہ نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی بات سننے کے لئے متوجّہ رہتا ہے جب تک کہ بندہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے، اور جب بندہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جائے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجّہ ہٹا لیتے ہیں۔"

اور نماز میں التفات دو طرح کا ہوتا ہے:

اولاً: غیراللہ کی طرف دل کا متوجہ ہونا۔

ثانیاً: نگاہ کا دوسری طرف التفات کرنا۔ اور یہ دونوں شکلیں ہی ممنوع ہیں اور نماز کے اَجر کو کم کر دیتی ہیں۔ دَورانِ نماز دوسری طرف متوجہ ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

((اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ)) (۱۱۷)

"یہ اُس چوری کا نام ہے جو شیطان بندے کی نماز سے چرا لیتا ہے۔"

جو آدمی دَورانِ نماز دل یا نگاہ سے اِدھر اُدھر التفات کر رہا ہو اس کی مثال اُس شخص کی ہے جس کو حاکمِ وقت نے بلا بھیجا ہو اور اپنے سامنے کھڑا کر کے

---

۱۱۶) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الالتفات فی الصلاۃ، ح ۹۰۹ وسنن النسائی، کتاب السهو، باب التشدید فی الالتفات فی الصلاۃ، ح ۱۱۹۴۔ علامہ البانی نے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۱۷) صحیح البخاری، کتاب صفۃ الصلاۃ، باب الالتفات فی الصلاۃ، ح ۷۱۶ وسنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الالتفات فی الصلاۃ، ح ۹۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے گفتگو کر رہا ہو' اور وہ اسی اثنا میں حاکم وقت کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہو اور اس کا دل غیر حاضر ہونے کی وجہ سے حاکم کی بات کو سمجھ ہی نہ رہا ہو۔ ذرا سوچیں! حاکمِ وقت اس آدمی کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟

کم سے کم یہ سزا تو ضرور ہو گی کہ شدید غُصّے میں حاکمِ وقت اُس شخص کو اپنے سامنے سے ہٹا دے اور اس شخص کی قدر و منزلت بھی سرکار کی نگاہ میں کم ہو جائے۔ اس قسم کا نمازی کبھی اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا اور نہ ان دونوں کی نماز کا مرتبہ برابر ہو سکتا ہے جو حاضر دل کے ساتھ اللہ کی طرف متوجّہ ہو کر اس طرح نماز ادا کرتا ہے کہ اُس کے دل میں اُس ذات کی عظمت بیٹھی ہوئی ہے جس کے سامنے وہ کھڑا ہے۔ چنانچہ اس کا دل ہیبت اور خوف سے بھرا ہوا ہے' گردن اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے اور رب کا اتنا حیا و لحاظ ہے کہ نہ اس کا دل دوسری طرف متوجہ ہوتا ہے اور نہ ہی نگاہ کسی دوسری طرف اٹھتی ہے۔

جناب حسین بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "دو آدمی ایک ہی نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور دونوں (کی نماز) میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے' اس لئے کہ ان دونوں میں سے ایک دل کو اللہ کی طرف متوجّہ کر کے نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اور دوسرا بے توجّہ اور غافل ہے"۔ (۱۱۸)

البتہ ضرورت یا مجبوری کے تحت التفات میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "نمازِ فجر کی اقامت ہو گئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانی شروع کی اور آپ گھاٹی کی طرف بار بار دیکھ رہے تھے"۔ امام

---

۱۱۸) الوابل الصیب' ص ۳۶' ط دار البیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد نے اس کی توجیہہ یوں بیان کی ہے کہ "آپ ﷺ نے چوکیدارے کے لئے ایک سوار کو رات سے وہاں متعین کر رکھا تھا"۔ (۱۱۹)

اسی طرح آپ ﷺ نے اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کو دورانِ نماز اٹھایا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو ان کے لئے دروازہ کھول دیا' لوگوں کو نماز کا طریقہ بتانے کے لئے منبر سے نیچے تشریف لا کر نماز پڑھ کر دکھائی' نمازِ کسوف کے دوران اپنی جگہ سے پیچھے ہٹ گئے' دیکھا کہ شیطان سامنے سے گزر کر آپ کی نماز خراب کر رہا ہے تو اسے پکڑ کر اُس کا گلا دبا دیا' سانپ اور بچھو کو دورانِ نماز مارنے کا حکم دیا' نمازی کے سامنے گزرنے والے کو ہاتھ سے روک دینے اور نہ رکنے کی صورت میں اس سے لڑائی کی اجازت' بلکہ حکم دیا' عورتوں کو (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) دورانِ نماز تالی بجانے کا حکم دیا' آپؐ نے دورانِ نماز اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ یا ان سے ملتے جلتے کام جن کی واقعتاً کوئی ضرورت ہو' انہیں کرنے کی اجازت ہے۔ اور اگر بلا ضرورت حرکتیں کی جائیں تو یہ لغو میں شمار ہوگا جو کہ خشوع کے منافی ہے اور لغو حرکات نماز میں منع ہیں۔ (۱۲۰)

(۲۸) آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا:

دورانِ نماز آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا منع ہے' اور اس سلسلے میں سخت تنبیہہ آئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۱۱۹) سنن ابی داؤد' کتاب الجهاد' باب فضل الحرس فی سبیل الله' ح ۳۵۰۱

۱۲۰) مجموع الفتاویٰ لابن تیمیه ۵۵۹/۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ))(۱۲۱)

"جب تم نماز میں ہو تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف مت اٹھاؤ' خطرہ ہے کہ اسے اچک نہ لیا جائے۔"

دوسری روایت میں فرمایا:

((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ))(۱۲۲)

"لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے رہتے ہیں؟"

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ))(۱۲۳)

اس ضمن میں آپ ﷺ نے بہت ڈانٹ کر فرمایا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ))(۱۲۴)

"وہ لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نگاہ قابو کر لی جائے گی۔"

---

۱۲۱) مسند احمد ۵/۲۹۴ و سنن النسائی' کتاب السهو' باب النهی عن رفع البصر الی السماء فی الصلاة' ح ۱۱۹۳۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع' ح ۷۴۹

۱۲۲) صحیح البخاری' کتاب صفة الصلاة' باب رفع البصر الی السماء فی الصلاة' ح ۷۵۰ و سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب النظر فی الصلاة ح ۹۱۳

۱۲۳) صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب النهی عن رفع البصر الی السماء فی الصلاة' ح ۴۲۹

۱۲۴) صحیح البخاری' حوالہ سابقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۹) دورانِ نماز سامنے کی طرف تھوکنا:

یہ حرکت نماز کے خشوع کے سخت خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ کے ادب کے منافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى)) (۱۲۵)

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو سامنے کی طرف مت تھوکے' کیونکہ دورانِ نماز اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔"

دوسری جگہ فرمایا:

((اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ' فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَادَامَ فِي مُصَلَّاهُ' وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا' وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا)) (۱۲۶)

"جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو سامنے مت تھوکے' کیونکہ نمازی دورانِ نماز اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے' اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے' کہ دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے۔ نمازی اپنی بائیں طرف

---

۱۲۵) صحیح البخاری' ابواب المساجد' باب حك البزاق بالید من المسجد' ح ۳۹۸ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب النهی عن البصاق فی المسجد' ح ۵۴۷

۱۲۶) صحیح البخاری' کتاب المساجد' باب دفن النخامة فی المسجد' ح ۴۰۶ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب النهی عن البصاق فی المسجد' ح ۵۴۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھوک لے یا پاؤں کے نیچے تھوکے 'بعد میں اسے دفن کردے"۔ (۱۲۷)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

((اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلاَتِہٖ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ ' وَاِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِہٖ ' فَلاَ یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ)) (۱۲۸)

"جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے' اور رب نمازی اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے۔ للذا کوئی آدمی قبلہ کے رخ نہ تھوکے' بائیں طرف تھوک لے یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔"

(۳۰) نماز میں جمائی لینا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلاَۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ ' فَاِنَّ

---

۱۲۷) فی زمانہ یہ شکل اُسی وقت ممکن ہے جب آدمی صحرا وغیرہ میں نماز ادا کر رہا ہو۔ پختہ اور صفوں و قالینوں سے آراستہ مسجدوں میں اس شکل پر عمل کرنا خاصا غلط ہے ورنہ صفوں اور قالینوں کا ستیاناس ہو جائے گا۔ آج کے دور میں اگر تھوکنے کی مجبوری بن جائے تو کپڑے کا رومال یا ٹشو پیپر زیادہ مناسب ہے۔ اور اگر یہ دونوں دستیاب نہ ہوں تو سر کے رومال کا پلو یا قمیص کا دامن استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مسجد میں پاؤں کے نیچے تھوکنا بہرحال غلط ہے۔ بعض لوگ وقتی مجبوری کے تحت دی گئی اجازت کو "حکم" کا درجہ دے کر اس پر عمل کرنا کارِ ثواب سمجھتے ہیں اور یہ بہت بڑی لغزش ہے' للذا "حکم" اور "مجبوری" کی اجازت میں فرق سمجھنا چاہیئے اور اسی اعتبار سے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔
(ابو عبدالرحمٰن)

۱۲۸) صحیح البخاری' حوالہ سابقہ' ح ۳۹۷ و ۳۹۸۔ وصحیح مسلم' حوالہ سابقہ' ح ۵۴۷ و ۵۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))(۱۲۹)

"جب دورانِ نماز کسی کو جمائی آ رہی ہو تو جس حد تک ہو سکے اس کو روک لے' کیونکہ جمائی کے ذریعے شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔"

جب شیطان اندر داخل ہو گیا تو پھر نمازی کے خشوع کی عافیت نہیں۔ علاوہ ازیں جب نمازی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

(۳۱) دورانِ نماز کولہے پر ہاتھ رکھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ نماز کولہوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونے سے منع فرمایا ہے۔(۱۳۰)

حضرت زیاد بن صبیح الحنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی' میں نے اپنے ہاتھ اپنے کولہوں پر رکھ لئے' آپؓ نے میرے ہاتھوں پر مارا' جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: "نماز میں یوں صلیب کی شکل بنانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے"۔(۱۳۱)

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ کولہوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونے سے اہلِ

---

۱۲۹) صحیح البخاری' کتاب الادب' باب وما یکرہ من التثاءب' ح ۵۸۶۹۔ وصحیح مسلم' کتاب الزھد والرقائق' باب تشمیت العاطس وکراھۃ التثاءب' ح ۲۹۹۴ و ۲۹۹۵

۱۳۰) صحیح البخاری' کتاب العمل فی الصلاۃ' باب الخصر فی الصلاۃ' ح ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب کراھۃ الاختصار فی الصلاۃ' ح ۵۴۵

۱۳۱) مسند احمد ۲/۱۰۶۔ استاذ احمد شاکر نے حدیث کو صحیح کہا ہے' ح ۵۸۳۶ وسننِ ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الرجل یصلی مختصراً' ح ۹۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہنم کو ذرا سکون نصیب ہو گا [۱۳۲] ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آتشِ جہنم سے محفوظ رکھے۔

(۳۲) دورانِ نماز کپڑا لٹکانا:

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی منع کیا ہے کہ مَرد اپنے مُنہ کو ڈھانپے۔ [۱۳۳] امام الخطابیؒ کہتے ہیں کہ سدل سے مراد اس طرح کپڑا لٹکانا ہے کہ وہ زمین کو چھونے لگے' اور یہ مطلقاً منع ہے' کیونکہ یہ متکبّر لوگوں کی نشانی ہے' اور ایسی حرکت نماز میں اور بھی زیادہ بُری اور ناپسندیدہ ہے۔ [۱۳۴]

ابن الاثیر رحمہ اللہ (النہایۃ فی غریب الحدیث کے مؤلف) کہتے ہیں: سدل کا معنی یہ ہے کہ اپنے دونوں کپڑے جسم کے گرد لپیٹ لے اور ہاتھوں کو بھی اندر ہی رہنے دے' پھر اسی حال میں رکوع و سجدہ کرے۔ [۱۳۵]

ایک قول یہ ہے کہ: "یہودی اس طرح کیا کرتے تھے۔"

سدل کا ایک مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ کپڑے کو اپنے سر یا کندھوں پر ڈال لے اور اس کے کناروں کو آگے لٹکا لے' یا اپنے بازوؤں پر ڈال لے' پھر اُٹھتے بیٹھتے اسے ٹھیک کرنے میں لگا رہے۔ اس طرح کی جملہ شکلیں خشوع کو

---

۱۳۲) السُنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۸۷ باب کراھیۃ التخصر فی الصلاۃ

۱۳۳) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب السدل فی الصلاۃ' ح ۶۴۳۔
علامہ البانیؒ نے حدیث کو حسن کہا ہے۔

۱۳۴) مرقاۃ المفاتیح ۲/۳۴۷

۱۳۵) النہایۃ لابن اثیر ۲/۳۵۵' ط المکتبۃ العلمیۃ بیروت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خراب کرنے والی ہیں۔ ہاں! اگر کپڑا بندھا ہوا ہو' یا اس طرح اوڑھا ہوا ہو کہ گرنے کا خطرہ نہ ہو اور نہ ہی نمازی کو مصروف کرے' تو ایسی شکل خشوع کے منافی نہیں ہوگی۔ رہا منہ کو چھپانے کا معاملہ تو علماء نے بیان کیا ہے کہ اس طرح آدمی اچھی طرح قراءت نہیں کر سکتا اور نہ ہی عمدہ طریقے سے سجدہ کر سکتا ہے' لہٰذا اس سے منع کیا گیا ہے (۱۳۶)

(۳۳) جانوروں کی مشابہت اختیار کرنا:

چونکہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے اور اسے بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے لہٰذا کتنی بری بات ہے کہ آدمی جانوروں کی نقل اتارے۔ چنانچہ نماز میں جانوروں کی مشابہت اور ان جیسی حرکتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ شکلیں یا تو خشوع کے منافی ہیں یا ان کی کیفیت ایسی ہے کہ نمازی کو زیب نہیں دیتا کہ ایسا کرے۔ مثلاً:

نبی اکرم ﷺ نے نماز میں تین کاموں سے منع کیا ہے: کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے' جانوروں کی طرح پاؤں پھیلانے سے اور اونٹ کی طرح جگہ بنانے سے۔ (۱۳۷)

"اونٹ کی طرح جگہ بنانے" کی تعبیر علماء کرام نے اس طرح کی ہے کہ مسجد میں کوئی ایک جگہ مخصوص کر لے' صرف وہیں نماز پڑھے' جیسے کہ

---

۱۳۶) مرقاۃ المفاتیح ۲/۲۳۶

۱۳۷) سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاۃ' باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ... ح ۸۶۲۔ وسنن النسائی' کتاب التطبیق' باب النھی عن نقرۃ الغراب' ح ۱۱۱۱۔ ومسند احمد ۳/۴۲۸۔ اور حدیث حسن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اونٹ کی عادت ہے کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ نہیں بدلتا۔ (۱۳۸)

دوسری روایت ہے کہ : "رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع کیا ہے مُرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے سے، کُتے کی طرح پاؤں آگے پسار کر بیٹھنے سے اور لومڑی کی طرح بار بار اِدھر سے اُدھر دیکھنے سے"۔ (۱۳۹)

جن کاموں کے ذریعے خشوع پیدا ہوتا ہے ان کے ذریعے خشوع حاصل کیا جائے۔ اور جن کاموں کی وجہ سے خشوع برباد ہوتا ہے ان سے پرہیز کیا جائے۔ ان گزارشات پر ہماری بات مکمل ہوئی۔

---

۱۳۸) الفتح الرَّبّانی ۴/۹۱

۱۳۹) مسند احمد ۲/۳۱۱ و مسند ابی یعلٰی الموصلی ۵/۳۰، ح ۲۶۱۹ والسُّنن الکبرٰی ۲/۱۲۰: علامہ البانی نے حدیث کو حسن کہا ہے۔ صحیح الترغیب، ح ۵۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خشوع کا فقہی حکم

علماء دین کے نزدیک خشوع کی اس قدر اہمیت ہے اور اس کا اتنا اونچا مقام ہے کہ انہوں نے درج ذیل سوال پر بحث کر کے جواب دیا ہے:

س جس آدمی کو نماز میں کثرت سے وسوسہ ہوا ہو کیا اس کی نماز صحیح ہے یا اسے دوبارہ نماز پڑھنی پڑے گی؟

ج امام ابنِ قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے اس سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ: اگر سوال کی نوعیت یہ ہو کہ جو آدمی نماز میں خشوع اختیار نہیں کرتا کیا اُس کی نماز ہوئی ہے یا کہ نہیں؟

تو ثواب کے نقطہ نظر کو سامنے رکھا جائے تو اس کی نماز نہیں ہوئی' کیونکہ جس حد تک اس نے سوچ سمجھ کر نماز پڑھی اور اپنے رب کا خشوع کیا بس اتنی نماز ہی قبول ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: "تجھے نماز سے اسی قدر حصّہ ملے گا جس قدر تو نے سوچ سمجھ کر اسے ادا کیا ہے"۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "بندہ نماز ادا کرتا ہے تو کسی کا آدھا حصّہ لکھا جاتا ہے' کسی کا تیسرا' کسی کا چوتھا حتیٰ کہ کسی کا دسواں حصّہ لکھا جاتا ہے"۔ (۱۴۰)

اللہ تعالیٰ نے نمازیوں کی کامیابی کو خشوع کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جو خشوع سے نماز ادا نہیں کرتا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر بالفرض بغیر خشوع کے نماز ادا کرنے والے آدمی کی نماز کا ثواب شمار ہو سکتا تو وہ لازماً کامیاب شمار ہوتا۔ (نتیجہ یہ نکلا کہ جو خشوع نہیں کرتا اس کو ثواب

---

۱۴۰) حدیث کے مکمل الفاظ اور تخریج گزر چکی ہے' ملاحظہ ہو حاشیہ ۷۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ملتا اور نہ ہی وہ کامیاب شمار ہو سکتا ہے۔)

باقی رہا یہ مسئلہ کہ آیا شرعی حکم کے اعتبار سے اس کی نماز ادا ہو گئی اور اس کا فرض ادا ہو گیا؟ تو اگر اکثر وقت میں اس پر خشوع کی کیفیت رہی اور اس نے سوچ سمجھ کر نماز ادا کی تو بالاجماع اس کی نماز ہو گئی اور فرض کے بعد کی سنتیں اور ذکر اذکار نماز میں آنے والی کمی کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو جائیں گے۔

اور اگر اکثر وقت نمازی میں خشوع موجود نہ تھا اور نہ اس کو یہ خبر تھی کہ نماز کہاں سے شروع ہوئی اور کب ختم ہو گئی؟ تو ایسے آدمی کو نماز دہرانی چاہیئے یا نہیں؟ اس میں علماء و فقہاء کا اختلاف ہے۔ جن حضرات کے نزدیک خشوع نماز کا لازمی رکن ہے ان کے نزدیک نماز دہرانی ضروری ہے۔ اور جن حضرات کے نزدیک خشوع نماز کا لازمی رُکن نہیں ان کے نزدیک دہرانی ضروری نہیں۔

اسی اصول کی بنیاد پر نماز میں وسوسے کا مسئلہ طے ہو گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ابنِ حامدؒ کے نزدیک وسوسے کی صورت میں نماز دُہرانی پڑے گی۔ جبکہ اکثر فقہاء کے نزدیک نماز کا دہرانا ضروری نہیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ جو آدمی نماز میں بھول جائے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ سہو کا حکم دیا ہے' نماز لوٹانے کو نہیں کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ فِیْ صَلاَتِهٖ فَیَقُوْلُ: اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا مَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی یَضِلَّ الرَّجُلُ اَنْ یَدْرِیَ کَمْ صَلّٰی))[۱۴۱]

---

۱۴۱) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب فضل التاذین' ح ۵۸۳=

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"شیطان تمہارے پاس نماز میں آ کر کہتا ہے فلاں فلاں کام یاد کرو' جن کا اسے (نمازی کو) پہلے وہم و گمان تک نہ تھا' حتیٰ کہ انسان کو وہ یہ بھی بھلا دیتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔"

البتہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس کو نماز کا ثواب اتنا ہی ملے گا جس قدر اس کا دل حاضر تھا اور وہ رب کے سامنے عاجزی سے کھڑا تھا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے' کسی کے لئے آدھا اجر لکھا جاتا ہے' کسی کے لئے تہائی' کسی کے لئے چوتھائی' حتیٰ کہ کسی کا دسواں حصہ اجر لکھا جاتا ہے"۔ (۱۴۲)

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "تجھے نماز سے اسی قدر حصہ ملے گا جس قدر تو نے سوچ سمجھ کر اسے ادا کیا ہے"۔ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ وسوسے کی شکل میں ثواب اور مقصود کے اعتبار سے نماز تو صحیح نہیں ہے' البتہ ہم اسے دہرانے کا بھی حکم نہیں دے سکتے' قانونی طور پر نماز ادا ہو گئی۔ (۱۴۳)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ' فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِيْنُ أَقْبَلَ' فَإِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ' فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ' يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا مَالَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ'

= وصحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ' ح ۳۸۹

۱۴۲) حدیث کے مکمل الفاظ اور تخریج گزر چکی ہے' ملاحظہ ہو حاشیہ ۷۵

۱۴۳) مدارج السالکین ۱/۱۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یَظِلَّ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی ' فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِكَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ)) (۱۴۴)

"جب مؤذن نماز کی اذان دیتا ہے تو شیطان دُور بھاگتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے' تاکہ وہ اذان کے الفاظ نہ سن لے۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو پلٹ آتا ہے' پھر جب اقامت ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے' جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو واپس پلٹ آتا ہے' حتیٰ کہ انسان کے خیالات میں گھس جاتا ہے اور اسے ایسی ایسی چیزیں یاد دلاتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں نہیں ہوتیں' حتیٰ کہ اسے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔"

فقہاء کا استدلال ہے کہ جس شخص کو شیطان نے اس قدر نماز سے غافل کر دیا کہ اسے یہ بھی خبر نہ رہی کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے' ایسے آدمی کو رسول اللہ ﷺ نے صرف دو سجدۂ سہو کا حکم دیا ہے' نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔ فریق اول کے خیال کے مطابق اگر اس کی نماز باطل ہو چکی ہوتی تو آپ ﷺ اس آدمی کو نماز دہرانے کا حکم دیتے۔

علماء نے کہا ہے کہ سجدۂ سہو کا یہی فائدہ ہے کہ شیطان نے بندے کو نماز کے دَوران وسوسہ میں مبتلا کیا اور حضورِ قلب میں مانع ہوا تو سجدۂ سہو کے ذریعے شیطان کی ناک رگڑ دی گئی۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ان دو سجدوں کا نام "مُرْغِمَتَیْنِ" (ناک رگڑنے والے) تجویز فرمایا ہے۔

---

۱۴۴) صحیح البخاری' کتاب السھو' باب اذا لم یدر کم صَلّٰی...الخ' ح ۱۲۳۱ و صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب فضل الاذان' ح ۳۸۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ یہ کہیں کہ اسے ضرور ہی نماز دہرانی چاہیئے تاکہ نمازی کو اس کے ثمرات اور فوائد حاصل ہو جائیں تو اس کا فیصلہ اس کو خود کرنا چاہیئے۔ وہ چاہے تو ان فوائد و ثمرات کو پانے کے لئے دوبارہ نماز پڑھ لے اور چاہے تو اپنے آپ کو محروم کر لے۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ ہم ایسے آدمی کو نماز لوٹانے کا پابند کریں گے اور اگر اس نے نماز نہ دہرائی تو اسے سزا کا مستحق قرار دیں گے اور تارکِ نماز والے احکام اس پر لاگو کریں گے تو یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اور یہ دوسرا قول ہی زیادہ راجح قول ہے کہ جس آدمی کو نماز میں وسوسہ ہوتا ہے اس کی نماز کا اجر کم ہو جاتا ہے' البتہ فی نفسہٖ نماز ادا ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم!

آخری بات

خشوع کا معاملہ بہت اہم ہے اور اس بارے میں سستی خطرناک ہے۔ صرف وہی آدمی (معیارِ مطلوب پر) پورا اتر سکتا ہے جس کو اللہ توفیق دے۔ خشوع کی محرومی بہت بڑی مصیبت ہے اور قابل توجہ معاملہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ" (۱۴۵) "اے اللہ! ایسے دل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں خشوع نہ ہو"۔ خشوع کا تعلق دل سے ہے جو کہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اور

---

۱۴۵) سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاۃ' باب فی الاستعاذۃ' ح ۱۵۴۸ و سنن النسائی' کتاب الاستعاذۃ' باب الاستعاذۃ من نفسٍ لا تشبع' ح ۵۴۸۲۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع' ح ۱۲۹۷

۱۴۶) الوابل الصیب' ص ۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

خشوع اختیار کرنے والوں کے درجات بہت زیادہ ہیں۔ چنانچہ کسی کا خشوع آسمان کو چھو رہا ہے اور کوئی اس طرح نماز سے فارغ ہو جاتا ہے کہ اس کو کچھ خبر ہی نہیں ہوتی۔

نماز میں خشوع کے اعتبار سے لوگوں کے پانچ درجے ہیں۔

اول: ظالم، جس نے اپنے آپ پر ظلم کیا، اور کمی کی، اس نے نماز کا وضو بھی اچھی طرح نہیں کیا، وقت، حدود اور ارکان کے بارے میں بھی کوتاہی کی۔

دوم: جس نے نماز کے وضو، اوقات، حدود اور ظاہری ارکان کا تو خوب خیال رکھا، لیکن وسوسۂ شیطان کا مقابلہ کرنے کی بجائے اس کے وسوسے میں بہہ گیا اور خیالوں میں گم رہا۔

سوم: جس نے حدود و ارکان کا بھی خوب خیال رکھا اور خیالات و وساوس کو جھٹکنے کی بھی خوب کوشش کی۔ یہ آدمی دشمن کے خلاف جہاد میں مصروف رہا تاکہ وہ اس کی نماز چرا کر نہ لے جائے۔ درحقیقت یہ آدمی بیک وقت نماز اور جہاد میں مصروف رہا ہے۔

چہارم: جو نماز کے لئے کھڑا ہوا تو اس کے حقوق و ارکان اور حدود کا پوری طرح خیال رکھا اور اپنے دل کو بھی حدود و ارکان کی خاطر حاضر رکھا تاکہ کسی چیز میں کمی نہ ہو جائے۔ بلکہ اس کی ساری محنت و کوشش یہی رہی کہ نماز بتمام و کمال ادا ہو، بلکہ اپنے دل کو بھی نماز کے مقام اور اپنے رب کی عبادت و بندگی میں غرق رکھا۔

پنجم: پانچویں آدمی کا حال بھی چوتھے آدمی والا ہے۔ آگے بڑھ کر اس نے اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے سامنے نچھاور کر دیا، دل کی آنکھوں سے اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف دیکھتا رہا' اُس ذاتِ اَقدس سے ڈرتا رہا اور اس کی محبّت و عظمت سے دل کو اس طرح بھرے رکھا جیسے کہ اسے بچشم خود دیکھ رہا ہو۔ اس آدمی کے وسوسے اور خیالات ویسے ہی کافور ہو جاتے ہیں' کیونکہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان جو پردے تھے وہ سب اٹھ گئے ہیں۔ یہ آدمی صحیح معنی میں نماز کے دَوران اپنے رب کے ساتھ مشغول ہے اور اسے دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر رہا ہے۔

پہلا آدمی سزا کا مستوجب ہے۔ دوسرے کا بھی حساب ہوگا۔ تیسرے کو معافی مل جائے گی۔ چوتھا آدمی اجر و ثواب کا مستحق ہے' اور پانچواں تو اپنے رب کا مقرب بندہ ہے' کیونکہ یہ تو ایسا آدمی ہے جس کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ دنیا میں جس آدمی کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہوگی آخرت میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ رب العزت والجلال کا قرب ہوگا' بلکہ دنیا میں ہی اسے آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ کے قرب کی صورت میں مل جائے گی۔ اور جس شخص کو اللہ کے قرب سے ٹھنڈک نصیب ہوگی اس شخص کو دیکھ کر ہر آنکھ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ اور جس کی آنکھیں اللہ کے قرب میں ٹھنڈی نہیں ہوتیں اس کے سامنے ساری دنیا حسرتیں بن جاتی ہے۔ (۱۴۶)

آخر میں اللہ عزوجل سے عاجزی کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ ہم سب کو خشوع اختیار کرنے والا بندہ بنا دے اور کمی و کوتاہی کو اپنے فضل سے معاف کر دے۔ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں

نبی کریم ﷺ نے نماز کی جو کیفیت و ہیئت بیان فرمائی ہے اس کی ادائیگی میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ)) (صحيح البخاري ٦٣١)

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے سلام تک مردوں اور عورتوں کی نماز کی ہیئت ایک جیسی ہے جس کے لیے تکبیر تحریمہ، قیام، ہاتھوں کا باندھنا، دعائے استفتاح پڑھنا، سورۃ فاتحہ، آمین، اس کے بعد کوئی اور سورت، پھر رفع الیدین، رکوع، قیام ثانی، رفع الیدین، سجدہ، جلسہ استراحت، قعدہ اولیٰ، تشہد، رفع سبابہ، قعدہ اخیرہ، تورک، درود پاک اور اس کے بعد دعا سلام اور ہر مقام پر پڑھی جانے والی مخصوص دعائیں سب ایک جیسی ہی ہیں۔ عام طور پر حنفی علماء کی کتابوں میں جو مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق بیان کیا جاتا ہے کہ مرد کانوں تک اٹھائیں اور عورتیں صرف کندھوں تک، مرد حالت قیام میں زیر ناف ہاتھ باندھیں اور عورتیں سینہ پر، حالت سجدہ میں مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکا لیں۔ یہ کسی بھی صحیح حدیث میں مذکور نہیں۔

❁ چنانچہ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَشْتَرِكُ فِيْهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَلَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا فِيْهَا وَكَذَا لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِيْ مِقْدَارِ الرَّفْعِ، رُوِيَ عَنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ إِلَى الْأُذُنَيْنِ وَالْمَرْأَةُ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا وَلَا دَلِيْلَ عَلَى ذٰلِكَ كَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَرَفْتَ)) (نیل الاوطار ۲/۱۹۸)

''اور جان لیجئے کہ یہ رفع الیدین ایسی سنت ہے جس میں مرد اور عورتیں دونوں شریک ہیں اور ایسی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی جو ان دونوں کے درمیان کسی فرق پر دلالت کرتی ہو اور نہ کوئی ایسی حدیث ہی وارد ہے جو مرد اور عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار پر دلالت کرتی ہو اور احناف سے مروی ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت کندھوں تک کیونکہ یہ اس کے لیے زیادہ ساتر ہے لیکن ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔''

شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّفْرِقَةِ فِي الرَّفْعِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ))

(فتح الباری: ۲/۲۲۲)

''مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں۔''

مردوں اور عورتوں کو حالت قیام میں ایک ہی حکم ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھیں خاص طور پر عورتوں کے لیے علیحدہ حکم دینا کہ صرف وہی سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد ناف کے نیچے باندھیں اس کے لیے کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔

محدث عصر علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَضْعُهُمَا عَلَى الصَّدْرِ الَّذِي ثَبَتَ فِي السُّنَّةِ وَخِلَافُهُ إِمَّا ضَعِيفٌ أَوْ لَا أَصْلَ لَهُ)) (صفة صلاة النبی ﷺ ۸۸)

''اور سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت سے ثابت ہے اور اس کے خلاف جو عمل ہے وہ یا تو ضعیف ہے یا پھر بے اصل ہے۔''

حالت سجدہ میں مردوں کو اپنی رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا اور عورتوں کا سمٹ کر سجدہ کرنا یہ حنفی علماء کے نزدیک ایک مرسل حدیث کی بنیاد پر ہے جس میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا:'' جب تم سجدہ کرو تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورتوں کا حکم اس بارے میں مردوں جیسا نہیں۔"

علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مُرْسَلٌ لَا حُجَّةَ فِيهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ))

(عن يزيد بن ابی حبيب صفة صلاة النبی ﷺ ۸۹)

"روایت مرسل ہے جو قابل حجت نہیں، امام ابوداؤد نے اسے مراسیل میں یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے۔" مگر یہ روایت منقطع ہے اور اس کی سند میں موجود ایک راوی "سالم" محدثین کے نزدیک متروک ہے، علامہ ابن الترکمانی حنفی نے (اَلْجَوْهَرُ النَّقِيُّ عَلَى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيْ ۲/۲۲۳) پر تفصیل سے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے۔"

اس بارے میں ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ یہ انداز اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردے کا موجب ہو، یہ روایت (اَلْجَوْهَرُ النَّقِيُّ عَلَى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيْ ۲/۲۲۲،۲۲۳) میں موجود ہے لیکن اس روایت کے متعلق خود امام بیہقی رحمہ اللہ نے صراحت کر دی ہے کہ اس جیسی ضعیف روایت سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اثر یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ:

((اِنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ نِسَاءَهٗ يَتَرَبَّعْنَ فِي الصَّلَاةِ))

(مسائل احمد لابنہ عبداللہ ۷۱)

"وہ اپنی عورتوں کو حکم دیتے کہ وہ نماز میں چار زانوں بیٹھیں۔"

مگر اس کی سند میں عبداللہ بن عمر العمری "ضعیف راوی ہے۔(تقریب: ۱۸۲)

پس معلوم ہوا کہ احناف کے ہاں عورتوں کے سجدہ کرنے کا مروجہ طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں مگر اس طریقہ کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے متعدد ارشاد مروی ہیں، چند ایک یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

((لَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ))

(مسلم، کتاب الصلاۃ: ۴۹۳۔ مسند احمد ۳/۱۷۷، ۱۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے دونوں بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔"

((اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْهِ اِنْبِسَاطَ الْکَلْبِ))

(بخاری:۸۲۲، مشکوۃ : ۸۸۸)

"سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی حالت سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔"

غرض نماز میں ایسے کاموں سے روکا گیا ہے جو جانوروں کی طرح کے ہوں۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نبی ﷺ نے نماز میں حیوانات سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ اس طرح بیٹھنا جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے یا لومڑ کی طرح ادھر ادھر دیکھنا جنگلی جانوروں کی طرح افتراش یا کتے کی طرح اقعاء یا کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا یا سلام کے وقت شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھانا یہ سب افعال منع ہیں۔" (زاد المعاد: ۱/ ۱۱٦)

پس ثابت ہوا کہ سجدہ کا اصل مسنون طریقہ وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا اپنا تھا اور وہ کتب احادیث میں یوں مروی ہے:

((اِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَهٗ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضَهُمَا)) (بخاری مع فتح الباری: ۲/ ۳۰۱)

"جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر نہ بچھاتے اور نہ اپنے پہلوؤں سے ملاتے تھے۔"

لہٰذا مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں کیونکہ:

① اولاً قرآن مجید میں جس مقام پر نماز کا حکم وارد ہوا ہے اس میں سے کسی ایک مقام پر بھی اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کے طریقہ نماز میں فرق بیان نہیں فرمایا۔

② ثانیاً رسول اللہ ﷺ سے بھی کسی صحیح حدیث میں ہیئت نماز کا فرق مروی نہیں۔

③ ثالثاً نبی کریم ﷺ کے عہد رسالت سے جملہ امہات المومنین، صحابیات رضی اللہ عنہن اور احادیث نبویہ پر عمل کرنے والی خواتین کا طریقہ نماز وہی رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ہوتا تھا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بسند صحیح سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے متعلق نقل کیا ہے:

((اِنَّھَا کَانَتْ تَجْلِسُ فِیْ صَلَاتِھَا جِلْسَۃَ الرَّجُلِ وَکَانَتْ فَقِیْھَۃً))

(تاریخ صغیر للبخاری ۹۰)

''وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں، وہ فقیہ تھیں۔''

④ رابعاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم عام ہے:

((صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ)) (صحیح البخاری ٦٣١)

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

اس حکم کے عموم میں عورتیں بھی شامل ہیں۔

⑤ خامساً سلف صالحین یعنی خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، محدثین اور صلحائے امت رحمہم اللہ میں سے کوئی ایسا مرد نہیں جو دلیل کے ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق کیا ہے۔

بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام ابراہیم نخعی سے بسند صحیح مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

((تَقْعُدُ الْمَرْاَۃُ فِی الصَّلَاۃِ کَمَا یَقْعُدُ الرَّجُلُ)) (مصنف ابن ابی شیبۃ: ١/٢٤٢)

''نماز میں عورت بھی بالکل ویسے ہی بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے۔''

جن علما نے عورتوں کا نماز میں تکبیر کے لیے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا، قیام میں ہاتھ سینہ پر باندھنا اور سجدہ میں زمین کے ساتھ چپک جانا موجب ستر بتایا ہے وہ دراصل قیاس فاسد کی بنا پر ہے کیونکہ جب اس کے متعلق قرآن وسنت خاموش ہیں تو کسی عالم کو یہ حق کہا پہنچتا ہے کہ وہ اپنی من مانی کر کے از خود دین میں اضافہ کرے؟ البتہ نماز کی کیفیت و ہیئت کے علاوہ چند چیزیں مرد اور عورت کی نماز میں مختلف ہیں۔

عورتوں کے لیے دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا حتیٰ کہ اپنی ایڑیوں کو بھی ڈھانکنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی، جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ)) (ابن ماجه: ۱/۲۱۵)

''اللہ تعالیٰ کسی بھی بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا۔''

لیکن مردوں کا کپڑا ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہیے کیونکہ صحیح بخاری میں ہے:

((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْإِزَارِ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ))

''کپڑے کا ٹخنے سے نیچے ہونا باعث آگ ہے۔''

عورت جب عورتوں کی امامت کرائے تو ان کے ساتھ پہلی صف کے وسط میں کھڑی ہو جائے، وہ مردوں کی طرح آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو۔ امام ابوبکر ابن شیبہ رحمہ اللہ نے ''المصنف، اور حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فَتَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ))

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔''

اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ:

((أَنَّهَا أَمَّتِ النِّسَاءَ فَقَامَتْ وَسْطَهُنَّ))

''انہوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور وہ ان کے درمیان کھڑی ہوئیں۔''

مزید تفصیل کے لیے عون المعبود: ۲/۲۱۲ ملاحظہ فرمائیں)

امام جب نماز میں بھول جائے تو اسے متنبہ کرنے کے لیے مرد ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہے اور عورت تالی بجائے'' جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے:

((اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)) (بخاری: ۲/۶۰)

''مردوں کے لیے ''سبحان اللہ کہنا'' اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔''

مرد کو نماز کسی صورت میں بھی معاف نہیں لیکن عورت کی حالت حیض میں فوت شدہ نمازوں کی قضاء نہیں ہوتی جیسا کہ بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، دارمی اور مسند احمد میں موجود ہے۔

اسی طرح عورتوں کی سب سے آخری صف مردوں کی پہلی صف سے بہتر ہوتی ہے۔

مسلم، کتاب الصلوۃ، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد: ۲/۴۸۵، ۲۴۷، ۳/۳، ۱۶ میں موجود ہے۔

www.kitabosunnat.com

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

مکتبہ عزیزیہ سے مندرجہ ذیل کتب مل سکتی ہیں

- التوحید
- داتا کون؟
- حقیقت شرک
- توحید کنز الایمان کے آئینہ میں
- جشن وجلوس عید میلاد النبی ﷺ
- تعلیمات مرزا
- الھامات مرزا
- نکاح مرزا
- توحید الہ العالمین
- تعلیم الفرائض
- مسنون تراویح (20 یا 8 رکعات)
- شب برأت حقیقت کے آئینے میں
- انکار حدیث حق یا باطل
- فرمودات سبحانی رحمۃ اللہ علیہ
- یہ تیسری عید......؟
- اعجاز القرآن
- اسلام ابی طالب
- فیصلہ مرزا و ہفوات مرزا
- تاریخ مرزا
- مرزا قادیانی اور نبوت
- سیرۃ سید المرسلین ﷺ
- راہِ سنت
- تبلیغی نصاب ایک نظر میں
- اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش

نیز ہر قسم کی اسلامی کتب کی خرید کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مکتبہ عزیزیہ مرکز نداء الاسلام رینالہ خورد اوکاڑہ

0300-4246020